

ندائے خلافت

01

سلسل اشاعت کا
33 ماہی

www.tanzeem.org

ہفت روزہ

لایہ



حکم اسلامی کا نظام
خلافت راشدہ کا نظام

تنظيم اسلامی کا ترجمان

19 جنوری 2024ء تا 25 جمادی الثانی 1445ھ

بیعیں اللہ کافی ہے

"بیعیں اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کار ساز ہے" یہ بحدو حضرت ابراہیم بن علی نے اس وقت کیا جب آگ میں ڈالے جائے تو آگ ان کے لیے سلاسلی والی بن گئی۔ میدانِ احمد میں نبی کریم ﷺ نے اللہ کو پکارا تو اللہ نے آپ کو حضرت نبی مسیح موعود ﷺ کو تحقیق میں رکھ گیا۔ جب میں میں اخراج حاضر ہو کر ہوئے کیا یہ مردی مولیٰ خود ہوتے ہے؟ فرمایا: "جباری شہیں گھرِ اللہ کی مدد کی پیغما بر"! سید رَسَّ نے سیست لیو نما اور آگ کی جلا ناتے ٹکان حجاں اللہ فتحِ الکمل کی کتبے کے جہب دریا خنک اور گیا اور آگ چھپ گئی۔ حضرت موسیٰ میلاد نے سامنے دیا اور جھپچھپے گھن کو دیکھا تو فرمایا: "اپر گز نہیں یہ مرد سے ساختہ ہے اور اب ہے" مجھے ہدایت ہے کہ "نیچا نیچا وہ اللہ کے اذان سے نجات پا گئے۔" یہ رَسَّ میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول ملکِ نیا یہم جب غار میں داخل ہوئے تو اللہ نے اپور کو خدمت پر لگوایا اس نے گھونسلے بنادیا، مگر لیتی نے نار کے مت پر جالا ہیں ایسا۔ مشرکین باس تک آئے اور دیکھ کر کتبے لگائے بیہاںِ محمد نہیں، مغلب ہوئے ہوں گے۔

انہوں نے تکمیلی کے جائے اور کبوتر کے گھنٹوں کو کھکھا یہ تھیں: دیکھا کہ اللہ نے اپنی خدمت سے بہت سی نر ہوں اور بڑے بڑے قوموں سے بھی بے نیاز کرویں۔ خداوت رب ایں اس وقت حاصل ہوئی ہے جب بندوں یہ پیغام کر لے کر رب تعالیٰ تقدیر نامہ اور سچا دوست و مددگار ہے، اس کی طرف یکم لوئی سے متوجہ ہو جائے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی خلایت ہو جائے تو مدارے کے سامنے حادثہ اور ایسی آن و امان ہن جائیں۔

فخر کریں

«فَاللَّهُ خَيْرٌ خَلْقًا سُكُونٌ أَرْحَمُ الرَّاحِلِينَ ﴿٤٧﴾ (یوسف) وَأَنْ يَقْنَعُ الْقَرْلَیْنَ

"اللہ بہترین خانوادہ اور ام اُمیمہ ہے۔"

ابن شمارے میں

فلسطین اسرائیل جنگ
تماں کے ناکندہ زبانی

امیر سے ملاقاتات (22)

غزوہ کی پکار اور
مسلمان مکرانوں کی بے حسی

Seminar
Masjid-e-Aqsa Ki Pukaar

امیر تنظیم اسلامی کی مصروفیات

تیکی اور بدی



وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجَهُمْ دَآبَةٌ مِنَ الْأَرْضِ هَكُلْمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا إِلَيْنَا لَا يُؤْمِنُونَ^{٤٧} وَيَوْمَ نَحْسُبُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ قَوْجَاهُمْ يُكَلِّبُ بِإِلَيْنَا فَهُمْ يُوَزَّعُونَ^{٤٨}

آیت: ۸۲ «وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا إِلَّهُمْ دَائِئِةً فِي الْأَرْضِ تُكْلِمُهُمْ» اور جب ان پر ہماری بات واضح ہو جائے گی تو ہم نکالیں گے ان کے لیے زمین سے ایک جا لور جو ان سے کلام کرے گا۔

(أئِ النَّاسَ كُلُّهُوا لَا يُنْتَهُونَ ﴿٤﴾) ”کہ لوگ ہماری لٹانیوں پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔“

”دافتہ الارض“ کا ظہور قیامت کی آخری علامات میں سے ہے۔ احادیث کے مطابق سورج کے غرب سے طلوع ہونے کے بعد کوہ صفا پہنچنے کا دراس میں سے یہ جالور برآمد ہوگا۔ واللہ عالم

آیت: ۸۳ «وَنَزَّلْنَا مِنْ كُلِّ الْكِتَابِ مِنْ فُصُولًا فَهُمْ يُكَلِّبُونَ بِالْيَوْمَ عَوْنَوْنَ^(۲)» اور راقصوں کو اس دن کا جس دن ہم صحیح کریں گے ہر انسٹ میں سے ایک فوج آن لوگوں میں سے جو ہماری آیات کو جھپٹایا کرتے تھے پہنچان کی درجہ بندی کی جائے گی۔

گویا ان بھرمول کے جرائم مختلف درجہوں میں ہوں گے ان میں سے کوئی الکار میں بہت زیادہ خحت تھا کسی کی طبیعت میں پچھے نہیں کا پہلو تھا کوئی مکنذیب کے ساتھ ساتھ استہزا کرنے کا مجرم بھی تھا۔ چنانچہ ان کے جرائم کی فواید اور کیفیت کے مطابق ان کی گروہ بنی کی جائے گی۔ یہ طبقہ انسانی محضراً اور طبیعت کے عین مطابق ہوا کیونکہ سب انسان برادر ہیں سنہال ایمان رب کے رب را برابر اور نہ لگارہ شرکتیں سب ایک چیز ہیں۔ ۔

نه هر زن زن است و نه هر مرد غرد
خدا پنج اگزنت یکسان نه کرد!



قیامت کی 10 نشانیاں



درست
حدیث

عن حذيفة بن أبي سعيد رضي الله عنه أطاع النبي صلى الله عليه وسلم تذكره علينا ونحن تذكره فقال ما ثنا كثرون قالوا نذكر الساعة قال إنما أن تقوم بعثة عزت بها عز الله عز وجلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والذجاح وطلع الشمس ومن مغيرها وإن زرقل يعني ابن مريم صل الله عليه وآله وسلم ويأجوج وماجوج وتلألأ حسروف خسف بالشّرق وخسف بالمغارب وخسف بجزر العوب وأخر ذلك ناز ثمرين من اليمن تطرد الناس إلى يمنه) (رواية المسلم، كتاب الفتن)

حضرت خدیلہ مان اسید کے کمپنیوٹر کے پڑھنے والے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ آپس میں قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ ہماری طرف آنکھی اور پوچھا: "تم لوگ کس جیز کا ذکر کر رہے ہو؟" حاضر کام بھائیوں نے حضور کا ذکر کر رہے تھے قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے فرمایا: "یہنا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم اس سے پہلے ہی نشانیوں کو نہیں کیوں کلوگے پھر آپ ﷺ نے ان دس نشانیوں کو اس ترتیب سے ذکر فرمایا: 1- دھوال 2- دجال 3- دباب لارش 4- سورج کا مغرب کی طرف سے لکانا 5- حضرت عصی این مریمؑ کا نازل ہونا 6- یا جرج ما جرج کا تکابر ہونا اور (چشتی، ساتویں اور آٹھویں نشانی کے طور پر، آپ ﷺ نے یعنی خسوف کا (یعنی ہمیں مقامات پر شمس کے دھنس جانے کا) ذکر فرمایا۔ ایک تو شرق کے علاقہ میں دوسرے مغرب کے علاقہ میں اور تیسرا گزیرہ مغرب کے علاقہ اور دوسیں نشانی، جو سب کے بعد ظاہر ہوگی وہ آگ ہے جو یعنی کی طرف سے تصور ہوگی اور لوگوں کو ہاتھ کر جھٹکے میدان کی طرف لے جائے گی۔"

غزہ کی پکار اور مسلمان حکمرانوں کی بے حسی

مرکزی ناظم نشر و اشاعت نے اسلام آباد میں تعلیمِ اسلامی کے زیر اہتمام سینئار میں یہ تحقیقی مقالہ پیش کیا ہے بلور ادارہ شائع کیا چاہا ہے۔

اسرا میں اور حساس کے درمیان جنگ کوئی ہاتھی اور چیزوں کے درمیان جنگ کہتا ہوں۔ پھر یہ کہ ہاتھی کو جنگ کے دوسرے درندوں کی بھرپور رحمایت حاصل ہے اور چیزوں کا بھی صرف ایک گروہ میدان کارزار میں ہے باقی دوسرے گروہ ہاتھی اور درندوں کے خوف سے اپنے اپنے بل میں گھسے ہوئے ہیں۔ جان ہٹھلی پر رکھ کر سارے جنگ سے لڑنے والے چیزوں کو خوفزدہ کر رہے ہیں کہ تم موت کے منہ میں کیوں جا رہے ہو، سرندر کرو اور اپنی اور ہم سب کی زندگی بچاؤ۔ بلکہ طاقتور کی پاکار پر لبیک کہو، آپ اب میری اس مثال کو غفران میں چھڑی اس جنگ میں منطبق کر لیں۔ موجودہ اسرا میں اور حساس کی جنگ کے دروان میں کے خوبیوں نے دو بھری جہاز انداز کر لیتے۔ اس پر امریکہ نے دل (10) ممالک پر مشتمل ایک بھری فورس بنائی ہے جو اسرا میں کے جہازوں کے انداز کو روکے گی۔ آپ یعنی کریں امریکہ کی بنائی ہوئی اس فورس میں تین عرب ممالک بھی ہیں۔ اس پر یہ شعر یاد آیا "دیکھا جو کھا کے تیر کیں گاہ کی طرف۔ اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی۔ آپ حقیقت کو تعلیم کرنے سے انکار کر دیں تو یہ الگ بات ہے کیونکہ اسے تعلیم کرنا خود ہی کو بے نقاب کرنا ہے اور ہم اس وقت کھلی آنکھوں سے حقیقت کو پالینے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ حلقہ سے آنکھیں بند کر لیں اور جاگتے ہوئے خواب دیکھتے چلے جائیں کیونکہ حلقہ سے آنکھیں چار کرنے سے ہمارے لیے زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا۔ اس میں کوئی نیک نہیں کہ ہم امت مسلمہ ہیں اور ہماری جنگ اس وقت اس قوم سے ہے جو اپنے کردار، اپنی بدعہدیوں اور اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے امت مسلم کے منصب سے معزول کر دی گئی تھی۔ آپ قسم سوال اٹھا گئے کہ کفار مانوں، ہم کشیلوں اور بد عهد لوگوں کا وہ کیا قسم ہے جس

کارنکاب مسلمان نہیں کر رہے۔ اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے۔ حضرت ابوسعید خدروی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم اپنے سے پہلے والوں کے طریقوں کی باشناشت درباشت اور ہاتھ درہاتھ پیردی کرو گے، یہاں تک کہ وہ اگر گوہ کے مل میں داخل ہوئے ہوں تو تمھری بھی اس میں داخل ہوں گے، اس پر صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اپنے والوں سے آپؐ کی مراد کیا ہے؟ یہود و فصارٹی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تو پھر اور کون؟" (بخاری، مسلم، حاکم) لیکن آپؐ کے سوال اخنانے کے باوجود تم دو دو جو بات کی بتا پر اب بھی نہست مسلم کہلوانے کے خذار ہیں۔ پہلی یہ کہ یہود کی طرح صدقی صد اور مکمل طور پر نافرمان اور سرکش نہیں ہوئے۔ اب بھی

نہایت خلافت

تباہی کی پناہ دنیا میں ہو پھر استوار
لگائیں سے دھونڈ کر اسلاف کا قل و جگر

مختصر مسلم کا ترجمان (نظم) خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

جذري المدنی 1445 جلد 33
جنوری 2024، شمارہ 8-2

مدير مسؤول / حافظ عاكف سعيد

مددیز // الوب بگ مرزا

ادارتی معاون فرید اللہ حمروت

نگرانِ حلیقت: شیخ رحیم الدین
پہلشود: میر سید اسحاق طاہری: رشید احمد پور وہری
حلیقت: مکتبہ جدید پر لئیں ریلوے روزانہ لا ہوں

مکتبہ علم اسلامی

”دارالاسلام“ مائن روزچه چک لاہور پول کوڈ 53800
فون: (042) 35473378-79
E-Mail: markaz@tanzeam.org
تازماشات - 36 - کے ایڈنکرنس لائبریری
فون: 35834000-03 فکس: 35868501
pk@tanzeam.org

تیکت نی شمارہ ۲۰ روپے

سالانہ ذر تھاون

اندر دن ملک 800 روپے

بیرون پا کستان

امریکہ کی تین لاکھ ۲۱،۰۰۰ روپے (21.000 روپے)

ڈرافٹ، ملی آرڈر میں آرڈر

مکتبہ مرکزی اجمیں خدامہ القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک ٹول شیں کیے جائے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون لگا رکھ راست کی تمام آزاد
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری تھیں

مسلمانوں میں انکی جماعتیں اور افراد ہیں جن پر یہ شعر صادق آتا ہے، ”خال
خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ۔ کرتے ہیں لھک سحر گاہی سے جو
ظالم و شو۔“ یہاں میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ انہی خال لھک سحر گاہی سے
وضو کرنے والوں میں سے وہ لوگ ہوں گے جو آخری ضر کر جن و باطل میں حصہ
لیں گے۔ لہذا اسلام نسبت مسلمہ کے منصب پر قیامت تک قادر رہنے کے
امل رہیں گے۔ ان شاء اللہ!

بہر حال اب آجائیے اس جگہ کی طرف جو سابقہ نسبت مسلمہ اور موجودہ
نسبت مسلمکی ایک چھوٹی سی تغیر کے درمیان اس وقت جاری ہے۔ فروہ میں جماں
نے اپنے وجود کو اس پیش مختار اور ماحصل میں برقرار رکھا ہوا ہے۔ جب کہ مسلمان
مالک میں جو بڑی دلیری اور جرأت کا مظاہرہ کرتا ہے وہ یوں گویا ہوتا
ہے: ”جان کی امان پاؤں تو عرض کرو!“ یہ کہ کہ اسرائیل کے ہمتاں اور
سل آبادیوں پر بمباری کی خالی خوبی خدمت کر دیتا ہے جب کہ امریکہ اور یورپ
کمل کر اور علی الاعلان اسرائیل کی حیات کر رہے ہیں۔ اس کے لیے وہ جل ایک
بھی حاضر ہو رہے ہیں اور اسرائیل کو اپنے ہر قسم کے تعاون کا لفظ بھی دلاتے
ہیں اور وہ صرف باقی نہیں کر رہے بلکہ اعلیٰ طور پر 160 بجی چجاز اسلحہ لے کر
اسرائیل پہنچ پکھے ہیں جن میں صرف امریکہ کے 35 جہاز ہیں۔ اسرائیل کے
برطانیہ میں غیر نے تو یہاں تک کہ دیا کہ عرب ممالک بے چینی سے جنگ بندی
کا انتشار کر رہے ہیں تاکہ وہ اسرائیل سے اپنے تعلقات بڑھانے کا سلسلہ
از سر و شروع کر سکیں۔ افسوس صد افسوس کہ انہیں اس سے کوئی غرض نہیں کر
اسرائیل نے 20 ہزار سے زائد ہمارے مسلمان بھائی شہید کر دیے ہیں۔ جن
میں عورتوں اور بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے، بے شمار غنی ہیں اور ہزاروں لاپتہ
ہیں جن میں 70 نیصد عورتیں اور بچے ہیں۔ دوسری طرف پاکستان میں یہ حال
ہے کہ اگر سندھ میں کوئی ہندو گھر مسلمان ہو کہ مسلمان سے شادی کر لگتی ہے یا
اُسے کوئی رُزک پہنچتی ہے تو وہ مقامی آسمان سر پر انعامیتی ہے۔ فروہ میں ہزاروں
عورتوں اور بچوں کے شہید، زخمی اور لاپتہ ہوئے پر کیا پاکستان کی کوئی امجد
لوسوں سامنے آئی؟ کسی مومن ملت مالیا نے کچھ کیا؟ ہر گز نہیں۔ جب مسلمان خود میں
ثابت کرے گا کہ اُنہیں اپنے بھائی بہنوں کی جان، ماں اور عزت عزیز نہیں تو
دوسرے کیوں ان کی جان و مال سے نہیں کھیلے گا۔

فلسطین کے جواب سے آج کل دو ریاستی حل کا بڑا چچھے ہے جو منہ اٹھاتا ہے
فلسطین کی پا برا کرست سرزین کے بارے میں کہہ دیتا ہے کہ اے قسطنطینیوں اور
یہودیوں کے درمیان تغییر کر دیا چاہیے یعنی ایک ریاست قسطنطینیوں کی وجود میں
آ جائے اور دوسری اسرائیل کے نام سے یہودی ریاست بنا دی جائے۔ اس
حوالے سے بات آگے بڑھانے سے پہلے ایک اور غلط بھنی کا ازالہ کر دوں کہ
ہمارے کئی لوگ مجہد اقصیٰ کے بارے میں غلط بھنی کا فکار ہیں اور وہ اسے
یہاں میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی ذہنیت میں فرق واضح کرتا چلے۔ جب

25 مارچ 1445ھ / 2 جنوری 2024ء مددودہ ندانہ خلافت ۱۹

حضرت عمر بن الخطاب کے دور میں بیت المقدس تھا تو آپ جانے لیں کہ خون کا قصرہ بھی نہیں بہا تھا۔ یعنی جنگ کی فویت علی نہیں آئی تھی۔ میسا نبیوں کے مطابق فارغ بیت المقدس کی شخصیت کا نقشہ ان کی کتابیوں میں سمجھنا ہوا تھا۔ حضرت عمر بن الخطاب کو دیکھتے ہی انہوں نے چاہیاں مسلمانوں کے حوالے کر دی تھیں۔ پھر وہ بارہ جب صلاح الدین ابوی ۷ نے بیت المقدس کا قبضہ ۱۱۸۷ء میں ایک جنگ کے ذریعے واپس لیا تو فارغ بیت المقدس نے ارض قدس پر بہت کم خون ریزی کی۔ لیکن ۹۹۹ء میں جب مسلمانوں کو اس ملائی میں بکست ہوئی تھی تو تاریخ کہتی ہے کہ مسلموں نے اتنا خون بہایا تھا کہ ان کے گھوڑوں کے گھٹے خون میں ڈوب گئے تھے میں یہ بات مسلمان اور غیر مسلمان کی ذہنیت میں فرق واضح کرنے کے لیے بتا رہا ہو۔ آج غزوہ کی جنگ میں صہیونیوں کے نارگٹ قومی تحریکیات کم اور سکول، ہسپتال، یونیورسٹیاں اور شہری آبادی زیادہ ہیں۔ پھر کوئی کہہ کر قل کر رہے ہیں کہ یہ نام بہم ہیں، وقت آئے پر ہمارے خلاف پہنچ جائیں گے لہذا ان کا زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ مریضوں کو پہنچا لوں سے گھسیت گھسیت کر مڑکوں پر چیڑک رہے ہیں جہاں وہ ترپ ترپ کر زدگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ پتھر کے زمانے کے لوگ بھی اتنے ظلم و تم اور جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوں گے۔ اسرائیلی کہتے ہیں کہ مسلمان تاریکی کی پیداوار ہیں۔ آج ساری دنیا جس میں یورپ کے خواہ بھی شامل ہیں ان پر قتوحہ کر رہے ہیں اور انہیں انسانیت کے دھن قرار دے رہے ہیں۔ بہر حال اصل صدمہ اصل دکھانیتے والی بات مسلمان حکمرانوں کا روایہ اور ان کی بے جسی ہے۔

معلوم ہوتا ہے وہ موت کو بھلا کچے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ دولت اور افتخار کی بیشہ ان کے پاس رہے گا۔ کتنے فروع، نفر و اور ہظر بالآخر زمین کا رزق ہے، کتنے ابو جمل گزرے جن کی تی ہوئی گردیں زمین بوس ہو گئیں۔ اللہ رحی دراز کرتا ہے لیکن کسی عالم کو برے انجام کے حوالے سے کوئی ناطقی لاحظ نہیں ہوتا چاہے۔

عربوں کو گزشتہ پون صدی میں جو شکستوں اور دولت و ہریت کا سامنا کرنا پڑا ہے وہ ان کی شرم تاک بڑوی، ناہلی اور بیش غمہزت کی زندگی میں غرق ہو جانے کا نتیجہ تھی۔ سیال سو ناکلی زمینوں نے انہیں وہن اور دولت سے لاد دیا تھا۔ وہ اس دولت سے ملک کو صرف اور تجارتی ترقی کے لیے استعمال کرنے کی بجائے پھرے اڑاتے رہے۔ انہیں زندگی کی ریکارڈیوں سے فرمت ہی تھی کہ وہ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے الحساز فیکٹریاں لگانے کی فکر کرتے۔ آج اگر عرب جدید بھلکی ساز و سامان کی پروڈکشن کر رہے ہوئے تو اسرائیل جملہ کی جرأت ہی کرتا۔ بہر حال۔ ہے جرم ضمیحی کی سزا مرگ مفاجاہات اور عرب یہ زرا بھکت رہے ہیں اور خوب بھکت رہے ہیں۔ سبی ان کا ضعف اور ناتوانی انہیں مجبور کر دی تھی کہ وہ اسرائیل کے آگے سر زد رک جائیں۔ وہ اپنے کمزور اور بزرگ ہونے کی وجہ سے اسرائیل سے محبت کی پوچکیں بڑھا رہے تھے۔ اس کے آگے پھر رہے تھے، یہ منت سماجت اور تراثیں کر رہے تھے تاکہ اپنی حکومتیں بچا سکیں جو ہرگز نہ پہنچائیں۔ میں مسلمانوں خاص طور پر عربوں کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پسپاکی کے عقب میں کوئی دیوار نہیں ہوتی۔ فرم، معاشرہ یا ریاست جب کسی ملکوں سے لڑکتی ہے تو وہ بالآخر کافی ہی کی مکین بنتی ہے۔ بہر حال ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کو جماس کے حملے نے کم از کم ایک وقت تک اسرائیل سے صلح منانی اور غیر فطری حلیف بن جانے کے عمل کو بریک لگا دی ہے۔ درحقیقت عربوں کی اسرائیل سے تعلقات بڑھانے کی خواہش محل کے منانی بھی تھی اور غیر فطری غیر مطلق بھی تھی جس کے نتائج بھی اچھے نہ تھے۔

اب آئیے اس لکھتی کی طرف جو ظاہری طور پر تھوڑا سا سخت کرتا ہے لیکن غیر متعلق ہرگز نہیں ہے۔ یاد رکھیں اگرہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ امریکہ کی آشیز باد سے ہی نہیں بلکہ امریکہ کی مکمل رضا مندی اور معادوت سے ہو رہا ہے۔ امریکہ کا اسلام اور پاکستان سے کیا تعلق ہے۔ اس حوالے سے کچھ عرض کرنے سے پہلے ایک تاریخی واقعہ نہیں ہے۔ آج سے قریباً چالیس سال قبل ایک سینئر صحافی سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد نے ایک سوال کے جواب میں خود صحافی سے سوال کیا کہ کیا آپ یہ بنا سکے کہ پاکستان کا بڑا دھن بھارت ہے یا امریکہ؟ صحافی ان کی یہ بات سن کر بھتا ہے ظاہر ہے بھارت ہے۔ تب بانیِ قائم اسلام ڈاکٹر اسرار احمد اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، کہتے ہیں، نہیں میری بات یاد رکھنا امریکہ پاکستان کا بھارت سے بڑا دھن ہے۔ وہ صحافی ششدہ رہ گیا۔ آج وقت نے ثابت کیا ہے کہ یقیناً امریکہ دنیا میں مہارا سب سے بڑا دھن ہے۔ اس کی وجہ بھی اپنے آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔ درحقیقت امریکہ کی چودھراہٹ اور پون صدی سے روایں دوں عالمی شہنشاہیت کا ستون کپڑوں یعنی سرمایہ دارانہ نظام ہے اور اسلام کا عادلانہ نظام واحد نظام ہے جو کل کلاں اسے پہنچ کر سکتا ہے۔ اگر دنیا میں کہیں قائم ہو گیا تو سرمایہ دارانہ نظام بڑی طرح تکست کھا جائے گا کیونکہ وہ بذریں احتسابی نظام ہے۔ دریں صورت ہیاں اس بات کا ذکر کرنا ضروری بھی ہے اور دیانت داری کا تقاضا بھی ہے کہ

ہمارے بعض دانشور یہ کہتے ہیں کہ جماس نے ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کو اسرائیل پر حملہ کر کے بڑی طلبی کی ہے۔ اس نے اسرائیل کو موقع دے دیا ہے کہ وہ ہزاروں قسطنطینیوں کا آسانی سے قتل عام کر دے۔ بعض حضرات اتنی زبردست دانشوری بھاگتے ہیں اور یہاں سبک کہتے ہیں کہ جماس نے حملہ ہی کسی کے اشارے پر کیا ہے۔ وہ اسے نائن المیون یعنی قائل فلیگ سے ملا دیتے ہیں۔ اس لا جگ کے خلاف دلائل کا ذیر لگایا جا سکتا ہے، لیکن اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے کہ اسرائیل بھی اپنا ایک فرد کسی صورت نہیں مردا تا جبکہ ۱۷ اکتوبر ۲۰۲۳ء کو سیکڑوں یہودی یہودی مصلح اور اسرائیل کا سب سے بڑا مسئلہ آہادی کی کی یعنی Human resources کی shortage ہے۔ اگر بے اسرائیل کا سب سے بڑا ہے کیسے ایسا ذرا مار چاہکا ہے جس میں سیکڑوں یہودی مارے جائیں۔ وہ کیسے ایسا ذرا مار چاہکا ہے اور دیانت داری کا تقاضا بھی ہے کہ

قانون سازی قرآن اور سنت کے خلاف نہیں ہو گی۔ لیکن سود، جواہر شراب کے پرمت وغیرہ کو سارکی سپرتی حاصل ہو گی تو ایسی صورت میں چارا کیا منہے ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مدد کے طالب ہوں۔ اے اللہ ہم پر حرم فرمادیں
ہدایت عطا فرم۔ آمین یا رب العالمین!



پریس ریلیز 29 دسمبر 2023

ملک میں عام انتخابات کے صاف، شفاف

اور منصفانہ انعقاد کو تینی بنا یا جائے

شجاع الدین شیخ

ملک میں عام انتخابات کے صاف، شفاف اور منصفانہ انعقاد کو تینی بنا یا جائے۔ یہ بات حظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ حظیم اسلامی کی سوچی گھمی اور حکم رائے ہے کہ موجودہ فرسودہ نظام کو بدلتے کا واحد راست انتقالی چدو جہد ہے۔ البتہ جس طرح انسان کو زندہ رہنے کے لیے ہوا اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح قلب از انتقال ملک کے انتظامی نظام و نس کو چلانے کے لیے انتخابات کا انعقاد ناگزیر ہے۔ لہذا ایکشن کیش، گران حکومت اور عدالت، 8 فروری 2024 کو صاف، شفاف اور منصفانہ انتخابات کو تینی بنا گیں۔ تمام سیاسی ہماعتوں اور ایمیڈیا واروں کو ایکشن میں حصہ لینے کی ایک ایسا موقع فرمادیں کیا جائے۔ ایکشن سے قبل اور ایکشن کے دن وہاں دلی کی روک تھام کے لیے فول چروں انتظامات کیے جائیں۔ کاغذات نامزدگی جمع کروانے کی مکمل آزادی ہو۔ آئین اور قانون کے مطابق سکردنی کا عمل کیا جائے اور کسی کے ساتھ امتیازی سلوک نہ بردا جائے۔ ملک کے سیاسی استحکام کے لیے ضروری ہے کہ سیاسی جبر، کوڑہ حکمران اور ماوراء آئین و قانون کا رروائیں سے مکمل اختاب کیا جائے۔ تمام حکومتی اور ریاستی ادارے آئین میں دی گئی حدود و قید کے اندر رہ کر کام کریں، مکمل طور پر غیر جائب دار رہیں اور سیاست میں مداخلت سے اچتا بکریں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ آئین اور قانون کے تحت عام انتخابات کا انعقاد ملک میں سیاسی عدم استحکام کو کم کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگا۔ لیکن اسلامی نظامی ریاست کے قیام سے ہی درحقیقت پاکستان کی بقاء و سلامتی اور ترقی و خوشحالی کو تینی بنا یا جاسکتا ہے۔ آخری اور تینی باتیں یہ ہے کہ ہماری اُخروی نجات بھی اسی سے والیست ہے۔
(چاری کردہ: مرکزی شبکہ نشر و اشتاعت، حظیم اسلامی، پاکستان)

امریکہ کی عالمی شہنشاہیت دھرم سے زمین پر آگ رے گی اور پاکستان جو نکل اسلامی نظریاتی ملک ہے لہذا پاکستان کو تباہ و بر باد کرنا امریکہ کا اولین ایجاد ہے۔ چھریکہ کہ اللہ نے ایسی بیتل بھی پیدا کر دی کہ پاکستان نے ایسی صلاحیت حاصل کر لی۔ اب اگر غزوہ کی جنگ بھیتی ہے، کسی مسلمان ملک سے تو کوئی تو قع نہیں البتہ اگر وہ اور جنین اس جنگ میں براہ راست ملوث نہیں بھی ہوتے لیکن وہ اپنے مقادرات کی خاطر اور امریکہ کی دشی میں اسرائیل کے خلاف نہیں جنگ کو ایندھن فرامیں کرتے رہتے ہیں، جس سے جنگ طویل ہو جائے کیونکہ جنگ کی طوالت اسرائیل کے لیے انتہائی خطرناک تباہت ہو گی۔ اس لیے کہ جنگ اگر بھی ہوئی تو حالات بھی پہلا کھا سکتے ہیں۔ لہذا یہ جنگ اگر کسی فرنگ پوکٹ پر پہنچتی ہے تو امریکہ خطرہ محوس کرتا ہے کہ کہیں اسٹی پاکستان اس جنگ میں نہ کوڈ پڑے۔ لہذا امریکہ نے حفظ ما تقدم کے طور پر اس پرورنگ شروع کر دی تھی اور پوری کوشش اور محنت سے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات خراب کرو رہا ہے اور آنے والے وقت میں اس حوالے سے انتہائی تشویش ناک خبریں آرہیں۔ اس بات کو بھئے کی کوشش کریں، وہ یہ کہ اس صورت حال میں امریکہ پاکستان کو اپنے ہمسایے کے ساتھ جنگ میں engage کرنے کا مصوبہ رکھتا ہے اور مفرض کریں پاکستان اور افغانستان دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور امریکہ کی تمام تکوشیوں کے باوجود ہاہم جنگ سے گریز کرتے ہیں تو پھر وہ پاکستان کو engage کرنے کے لیے بھارت کو استعمال کرے گا، جو امریکہ کی شہ پاتے ہی تیار ہو جائے گا۔ لیکن بھارت کی یہ بھول ہو گئی کیونکہ ایسی صورت میں چین کا لقطیں نہیں رہ سکا۔ میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ پاکستان اگر امریکی دباؤ اور غیر وہ کا مقروض ہو نہ کی وجہ سے فلسطین میں جاس کی عملی دو کرنے کی ہت نہیں پاتا تو اسے کم از کم یہ ضرور کرنا چاہیے کہ اس شیطانی بزرگ کے عزم بھاپ کر افغانستان سے تصادم کرانے کے امریکی ایجادے کو تو بڑی طرح ناکام بنا دے، تاکہ اسرائیل یعنی پر پاکستان کے میدان جنگ میں اترنے کا خوف طاری رہے۔ میں بحث ہوں آنے والے وقت میں پاکستان کو انتہائی اہم روں خواہی خواہی ادا کرنا پڑے گا۔ پاکستان بلکہ تمام مسلمان حکمرانوں کو حیدر علی کے بہادر پیروت پیغمبر سلطان کا یہ باطل ہمکن نفرہ کی صورت فراہوش نہیں کرنا چاہیے کہ ”شیر کی ایک دن کی زندگی گیڑ کی سوسالہ زندگی سے بہتر ہے۔“

آخری اور اہم ترین بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا گیں کہ رہے ہیں کہ انہیں غیر وہ کے قلم و ستم سے نجات دے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر حرم فرمائے اور ہماری دعاویں کو قبولیت بخشے۔ لیکن ہمیں بھی گریبان میں منہڈ الہا ہو گا۔ جب مصر سے آواز اٹھے گی We are the sons of Pharoach یعنی ہم فرعون کی اولاد ہیں اور عراق والے خود کو نہر و دے جوڑیں گے اور پاکستان جس نے پچاس سال پہلے اپنے آئین میں لکھا تھا ”کوئی

کسی عملیت مسلمانوں کی پوری قائم اور جادو فریض کر کے داں پر جادو فریض کر جاتا ہے۔

این نسلوں میں شریش شہادت و چونیجہ جادویں اگر کہاں ما انفرش ہے

جب قائم خلافت تمام ہو گا تو پورا طاہر نہیں ہو گا بلکہ کار رانی ہو گی۔

آن حصہ مذکور بایکیٹ کیا چاہئے تھا نہ کہاں است لیں اسرائیل کر جاتا ہے

سالانہ اجتماع کے موقع پر امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفتائے تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات
میر باں: آمف محمد

فورمز پر چیزیں بھی کیے ہیں لیکن یہ سب کچھ جہاد بالاسان ہے۔ حدیث رسول ﷺ ہے کہ اگر مکر کو دیکھو تو ہاتھ سے روکو، اگر اس کی طاقت نہیں تو زبان سے روکنے کی کوشش کرو اور اس کی بھی طاقت نہیں تو دل میں برا پاس ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں لیکن یہ سب کچھ اور علم و جریب کے خلاف آواز بلند کرنے کی ہم نے مستقبل کوشش کی ہے۔ اس حوالے سے ہم نے مالی امداد کے لیے بھی آواز لائی ہے لیکن چونکہ تنظیم اسلامی کا عالمی سطح پر ویقیقہ کا آئندہ اپنے ہے لہذا پہلے سے موجود تھیں اور اولوں کو ہم نے نامد کیا ہے جن کے دریافتے تنظیم کے رفتاء و احباب اہل فلسطین کی مالی مدد کر سکتے ہیں۔ ان میں خوب فاؤنڈیشن، الخدمت فاؤنڈیشن اور دارالعلوم کو روکی کرایجی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دعاوں پا بخوص قوت نازلہ کا احتمام کر رہے ہیں۔ یعنی جو ہمارے بس میں ہے وہ ہم کر رہے ہیں لیکن جو سیس میں نہیں ہے اس کے لیے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے لیے راستے کھول دے۔

سوال: فلسطین کی موجودہ صورت حال کے تنازع میں کیا

امت مسلمہ پر جادو فریض ہو گیا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: امت کے بعض علماء بحول مفہی تقیٰ خانی صاحب کی طرف سے اس پر باقاعدہ کلام ہوا ہے۔ سورة النساء کی آیت 75 کا حوالہ دے کر عرض کیا جا چکا ہے کہ حال فی کلیل اللہ کے معنی میں جہاد کی فریست تو ہے البتہ اصول بھی ہے کہ الاقرب فالاقرب کے مصدق اوجوچتا قریب ہے اس کا حق بھی اتنا زیادہ ہے۔ کسی خطہ میں مسلمانوں کی زندگی قائم اور جادو فریض نے تکلیف کر دی ہے تو ہاں کے رہنے والوں پر جادو فریض

اور میرا کفر کام سارث فون یا لیپ تاپ و فیرہ پر ہو جایا کرتا ہے۔ اس ادارے سے ایک مشاہرہ آتا ہے جو میری آمدنی کا واحد ذریعہ ہے۔ باقی تنظیم اسلامی میں طشدہ پالیسی ہے کہ ہم لوگ میڈیا پر جو گرامز کرتے ہیں وہاں سے کوئی پیغام نہیں لیتے۔ الحمد للہ اکرم ایجی میں سفر کے دوران ایک گاڑی میرے استعمال میں ہے جو امن خدام القرآن سندھ کی طلیت ہے البتہ اس کی نیشنیں اور دیگر

سوال: کیا والدین کے اجازت نہ دینے کے باوجود اجتماع میں شرکت صحیح عمل ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: سوال بڑا اہم ہے۔

تو جو اولوں کی طرف سے یہ سوال ایک وسری لوگیت کے تحت بھی آتا ہے کہ کیا والدین کی اجازت کے بغیر وہ تنظیم اسلامی میں بیٹت کر سکتے ہیں؟ ہم یہی مشورہ دیتے ہیں کہ یہ کوئی چھپ کرنے والا کام نہیں ہے۔ آپ والدین کو اک برادر لیں اور ان کی رضا مندی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جب تک وہ باقاعدہ آپ کو اجازت نہیں دیتے آپ تنظیم اسلامی کے دروس قرآن، اجتماعات اور سرگرمیوں میں شرکت کرتے رہیں۔ جو اس وقت اجتماع میں آگئے ہیں میں ان کو اپنی نیشنیں بیجوں گا البتہ ان کو مشورہ دون گا کہ اس پرے اجتماع کی کارگزاری اپنے والدین کو سنائے گا اور ان کو ہمارا اسلام اور دعائیں پہنچائیے گا تو امید ہے کہ فائدہ ہو گا۔ ان شام اللہ ابھر مذکور کرتے ہوئے کہیے گا کہ امیر تنظیم اسلامی نے

کہا ہے کہ والدین سے اجازت لے کر آپ کو اجتماع میں آتا چاہیے تھا۔ امید ہے کہ پھر آئندہ آپ کو ان کی رضا مندی حاصل ہو گی۔ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اسی

مراجع کے طبق آگے چل کی توفیق حاصل فرمائے۔

سوال: میر امیر تنظیم اسلامی نے مسئلہ فلسطین کے حوالے سے کیا کام کیا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: مسئلہ فلسطین کے حوالے سے ہمیشہ میر امیر تنظیم اسلامی نے آواز بلند کی ہے۔ غزوہ پر اسرائیل کے حالیہ حملہ کے بعد بھی میر امیر اسلامی نے باقاعدگی کے ساتھ ہر سطح پر آواز بلند کی ہے۔ اس کے لیے پورے پاکستان میں مظاہرے کیے ہیں، کارز میلٹری اور ریلیاں منعقد کی ہیں، خطابات جمع میں اس کو موضوع بنا یا ہے اور زمانہ گواہ ہے پروگرام میں تسلیم کے ماتحت اس پر بحث کی ہے اور امیر سے ملاقات کے عنوان سے سوال و جواب ہوئے ہیں۔ مختلف جگہوں پر پرنس کافنز سر منعقد کی ہیں، فلسطین کے حصیں میں کرنے کے کاموں کے حوالے سے 13 لفاظ مرتبہ کر کے شائع کیے ہیں اور مختلف

سوال: امیر امیر تنظیم اسلامی کا ذریعہ آمدن کیا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: میر امیر امداد ایک ای ہے الحمد للہ۔ کامیاب قائمیتیں کے نام سے ایک ادارہ ہے جس کے تحت انصاب قرآن تیار ہوئے۔ پاکستان میں لاکھوں طلباء انصاب سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس

ادارے میں 2008ء سے میری ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب اس ذمہ داری کے اوقات میں نہیں ہیں

موقبہ: محمد فیض چودھری

رسول اللہ ﷺ رحمت للملائکن جس حی کا آپ ملئے چھوڑ جائیں
سب سے زیادہ معاف کرنے والے تھے لیکن جب
اللہ کی عدالتی خصیس تو کیا اللہ کے رسول ﷺ سے بڑھ
کر کسی کو ہمدرد آتا تھا۔ ایسے موقع پر خاصہ بھی حضور ﷺ سے
کی سنت نہیں ہے۔ اس لیے تم بھی قوت نماز کا اہتمام کر
سکتے ہیدا۔ خواتین باجماعت نماز میں نہیں اسکتیں تو
انفرادی سُلٹ پر اپنی نمازوں میں اس کا اہتمام کر سکتی ہیدا۔
رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ دعاؤں کا بہت بڑا
تھماراے۔ اور یہ سلت سے ثابت شدہ دیتے ہے۔

وَالْمُؤْمِنُونَ كَمَا أَنْ يَرَى

9

امیر تنظیم اسلامی: دجال کب آتائے گریں
امرا مکل کب آتائے ہے، اسی فکر کرنے کی بجائے ہمیں اپنی
فکر کرنی چاہیے کہ تم حق کے لیے کیا کر رہے ہیں۔ وہ اک
باطل ہو کر ساری کوششیں کر رہے ہیں، اپنی سلوں کی
ترتیب کر رہے ہیں توهم حق پر ہونے کے باوجود لکھی تحریکی
اور جدوجہد کر رہے ہیں۔ حالانکہ تم اللہ کے کام کو مانتے
ہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کو الصادق المصدوق مانتے
ہیں تو کیا آپ ﷺ کی بشارات پر دل تھیں ہے کہ
پوری زمین پر الشکار دین قائم ہو گا؟ ہم نے اس دین کے
قام کے لئے کتنی جدوجہد کی ہے؟ کیا اس حوالے سے ہمیں
جواب نہیں دیتا چڑے گا؟ ابھی مت آجائے توہم اللہ اور
اس کے رسول ﷺ کا مامن کرنے کے لئے تیار ہیں؟

سوال: ایم رفاقت اور اسما اسرائیل کی پرروخت کا
بایکات کرنے کا سکھ اور ان اداروں اور کمپنیوں کو
چھوڑنے کا کہتی ہے، کیا ملکیت پیداواروں کے سارے جو؟

امیر تنظیم اسلامی: ہم نے اپنے تحریر نکالت میں یہ پوچشت کہی شامل کیا ہوا ہے کہ وہ مصنوعات جن کا ڈائریکٹ اسراخیل کو جاتا ہے ان کا بایکاٹ کیا جائے۔ کیا ہماری فیرت کا تقاضا نہیں ہے کہ ہم ان مصنوعات کا بایکاٹ کریں۔ امیر تنظیم کے حکم دینے سے کیا ہوگا؟ اللہ کے ہاں جوابدیت تو انفرادی ہوگی۔ ارشاد ہماری قائمی ہے: **(ذکرِ فہد اولیٰ یا تقدیر اللہ عزیز فریدا) (مرعی)** اور قیامت کے دن سب کے مجب آئے والے ہیں اُس کے پاس اکٹے اکٹے۔

ہر بندہ جس چیز کا مکلف ہے اُس کا جواب دیتا ہے۔ میں کبھیں لگا کہ حماری خواہش ہے، ترمیب و تشویق ہے کہ اسرائیل مصنوعات کا بایانیات کیا جائے۔ جہاں تک ادراوں اور کمپنیز کا سوال ہے تو ہر شخص دل سے پوچھ سکتا

بات کریں گے۔ اس کے لیے حقوق شہادت، جہاد، جہاد پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کو وہ آئے اس حالت میں کہ اس نے نہ کسی غردوں میں شرکت کی تھی، وہ خدا میں شہید ہونے کی وجہ تک تو ایسے نفس کی سوت ایک تم کے نقاش پر ہوئی۔ یعنی دعا ہمیں کرنی ہے: ((اللَّهُمَّ ازْفِنْنَا شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ)) "ا" یے اللہ ہمیں اپنی راہ میں شہادت کار چھڑا لیں۔ اس کے لیے جاذب کرنی ہے۔ لیکن اگر وہ مقابلہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو پھر ان کے قریب رہنے والے مسلمانوں یا مسلم ممالک پر جہاد فرض ہو جائے گا۔ اگر وہ بھی استطاعت نہیں رکھتے تو پھر الاترقب فلا تقرب کی بناؤ پر یہ سلطنت کو ہلا جائے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ((لَا يُحِلُّ لِلَّهِ تَعَالَى إِلَّا وُسْعَهَا)) (آل عمرہ: 286) "اللہ تعالیٰ نہیں ذمہ دار تکمیر ہے" کسی جان کو کسی اس کی وسعت کے مطابق۔"

سوال: قططیں کے لیے جامتوں نے الگ الگ فتحاء نے یہ بات سمجھی بیان کی ہے کہ عمومی طور پر جس کے مظاہرے کیوں کے اور پڑھنا موشیٰ کیوں جانا گئی؟
اس استطاعت اور استعداد سے اس کے مطابق اس

امیر تنظیم اسلامی: ابھی تک تو خاموشی تھیں پر جہاد کی فرشتہ ہو جائے گی۔ جن کے پاس استحادہ اور صلح اسٹیل موجوں سے لیکن، اس کے باوجود وہ خاموشی تھیں

دینی بحاظتوں کو مشترک طور پر مظاہرے کرنا چاہیے۔ تم اگر انہیں میں ہر قومیت، ایشور نہ رہنا چاہیے۔
ذبیح الدین سعید اور ملت کے 8 لاکھ افراد میں ہر کسی ہم تو مسلمان اُنکے کیوں نہیں ہو سکے۔
ذبیح الدین سعید اور ملت

کرتے تو ان کو لکر بھی دلائی جائے اور ان کے لیے دعا بھی کوشش کر طور پر مظاہرے کرنا چاہیے تھے۔ اگر لندن میں ہر قومیت، مذہب اور ملت کے 8 لاکھ افراد میں ہونے والے کی جانب۔

سوال: کیا جہاد کی تیاری کے حین میں علیم نے بھی کوئی
مسلمان اکٹھے کیوں نہیں ہو سکتے۔ ہم اصل مقصد میں
فلسطین کو احراگ کرنا ہے جائے اس کے لئے علت
وہ تکمیل کا انتہام کہا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: بیاری طور پر جہاد پوری زندگی کا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کے عنوان سے باقی تھیم کریں۔ جب نظام خلافت قائم ہوگا تو پھر مظاہرہ نہیں ہوگا ابھی تھیں مختلف امداد اور موقع کا استعمال ہی کیوں نہ

اسلامی ڈاکٹر ابرار احمد کا ایک کتابچہ موجود ہے جس میں پوری تفصیل ہے کہ اللہ کا بندہ بننے کے لیے محنت کرتا، معصیت سے بچتا، اللہ کے دین کے لیے درست و پناہ، اللہ کے کلم کی برہنی کے لیے محنت کرتا یہ سب جادو کی مختلف قسمیں ہیں۔ عینکم اسلامی اول اپا کستان میں نظام خلافت کو فتح کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس اعتبار سے غور کرنا ناجائز ہے۔ کچھ نہیں۔

امم تنظیم اسلام: انقلاب نویں صدیقہ اور رسول انقلاب رے والی بات یہ ہے کہ اس نویت کا نہ ہے بریتی، اسی نویت کی ہوگی۔ اس موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمدی دوستیا، مفتی انقلاب نویں صدیقہ اور رسول انقلاب سوال: ہوت تازہ تل مام پیر مسون ۷ یے بدعا کرنا کیا سنت سے ثابت ہے؟

کاظرین اخلاق بسیار مذکور کے ساتھ مذکور کے نتائج کا درجہ بندی کیا گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تقویٰت کا انتظام فرمایا۔ احاطہ کے ہال ایسے موقع پر نماز جمعرت میں تقویٰت نازلہ ہے لیکن بعض فقہاء کے ہال دیگر نمازوں میں بھی تقویٰت نازلہ کا انتظام کرنے کی سمجھی تھی موجود ہے۔ بھی بھی یہ کہتے ہیں میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاظرین اخلاق موجود ہیں۔ یقیناً ہمارے پیش نظر نے بھی شروع میں اقتضاد یعنی کی جو دو جہادی اعماز میں کوئی لوگوں کو دین کی دعوت دری ہے، انہیں قرآن کی تطہیر دی ہے، گناہوں سے پچھے اور آخرت کی نگرانی کیا ہے اور آخرین جب تصادم کا مرحلہ آیا ہے تو با قاتعدہ ملال کیا ہے

لیکن آپ ﷺ کے سامنے کفار تھے جبکہ بیان قصادم کے مردم میں سامنے مسلمان ہوں گے لہذا بیان ہم الال کی بات نہیں کریں گے بلکہ دین کے لیے جان دینے کی رسول اللہ ﷺ رحمتِ الہ اعلیٰ ہمین تھے تو آپ ﷺ کی کیمی کیے بدعا میں کر سکتے ہیں۔ بعض حضرات اہی وجہ سے اس کے لیے دعائے ضرر کا لکھ استعمال کرتے ہیں۔ یقین

مشترک جدوجہدی ضرورت کو جھوٹ کر رہے تھے۔ جیسا کہ مفتی تقی علیٰ صاحب نے انداد و سود کے حوالے سے سیمیار میں اپنے خطاب کے دوران کہا کہ صرف سود کے خلاف ہی نہیں بلکہ تمام محکمات کے خلاف بھی ہمیں مشترک طور پر جوش قدمی کرنی چاہئے۔ اسی طرح قرآنی نصاب کی تحریک میں مفتی تقیٰ الرحمٰن صاحب اور مفتی تقیٰ علیٰ صاحب کی سرپرستی شامل رہی ہے۔ مفتی عدنان کا خصل صاحب سے بھی ایک دوستاق تھیں ہوئی ہیں، وہ ہمارے کام سے واقف بھی ہیں اور ایک دعا قبارات سے خاص طور پر قرآنی نصاب کے سلسلہ میں انہوں نے

اگر ہم مستقبل کے عالمی مظہر نامہ (المکتَب الظُّلْمِی) اور خراسان سے لفکروں کا لکھنا) کو مد نظر رکھیں تو پھر نتیجہ بھی لکھتا ہے کہ میں افغانستان کے ساتھ تھوڑا کھڑا ہوئے کی ضرورت ہے۔

ہمارے ساتھ تعاون بھی کیا۔ اسی طرح ٹاپ قبض رضا معطفائی صاحب کے حوالے سے بھی ہماری کوشش ہے کہ وہ ہمارے فرمان پر آیگی، جب وہ آئیں گے تو ان سے مشترکات پر بات بھی ہوگی۔ ان شاء اللہ۔ ایسا نہیں ہے کہ اتحاد کی کوشش نہیں ہو سکے، البتہ ان کو شوہر میں تیزی لانے کی ضرورت ہے۔ باقی تباہ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

سوال: حکیم اسلامی میں شامل ہونے کے لیے قرآن دعویٰ تھی کہ روشنی میں کن باتوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اس سوال کے دو پہلو ہیں۔ (1) کسی جماعت میں شامل ہونے کے لیے کن باتوں کو دیکھنا ہے۔ (2) حکیم اسلامی میں شامل ہونے کے لیے کون ہی بیرونی دیکھنی ہے۔ اس حوالے سے بانی حکیم پانچ باتیں بیان کرتے تھے:

۱۔ جماعت ایسی جو ان کریں جس کے پوش نظر اللہ کے دین کا ظہر ہو کر نکل رسول اللہ ﷺ کا مشن بھی تھا۔

از روئے الفاظ قرآنی:

«هُوَ الْأَقِيْمُ أَرْسَلَ رَسُولَةً يَأْلَهُدِي وَيَنْجِي لِيَظْهِرَهُ عَلَى الْيَقِنِ كُلَّهُ» (القُصُور: ۹) «وَهِيَ (اللَّهُ) جِنْ نَّيْمَجَا پَهْنَرِ رسُولُ الْهَدِي اور دِينِ حَنْ كَسَاحِ تَاکَ خَالِبَ کَرْ دَسَے اس کو پورے نظامِ زندگی پر۔

۲۔ وہ جماعت اپنے تربیت و ترقی کے پروگرام کے لیے قرآن حکیم کو اعلیٰ اہمیت دیتی ہو۔ ازوئے الفاظ قرآنی: «يَشْفَعُوا عَلَيْهِمُ الْيَقِنُ وَيَذْكُرُونَهُمْ وَيَعْلَمُونَهُمُ الْكَرْشَتَ وَالْجَنْكَتَهَ» «ان کو پڑھ کر سنا تاہے اس کی آیات اور

کام تو اس فرسودہ نظام کی جگہ اللہ کے دین کو قائم کرنا ہے۔ انتخابی سیاست کی بخوبی میں پڑھنا حکیم کا کام نہیں ہے۔ یہ میدان سیاست اتوں کے کھلا چھوڑ دیں، وہ پہلے سے ہی لڑ رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے۔ فی وی تاک شوہر میں بیٹھ کر جس طرح غیر صحیہ تباہ اور طرزِ ایجاد کرتے ہیں وہ ہم اپنے گھر والوں کے ساتھ پہنچ کر دیکھ نہیں سکتے۔ وہ جماعت جو یہ نفرہ لے کر کھڑی ہو کہ یہ نظام انتخابی راستے سے بدلتے گا وہ اس فرسودہ نظام کے مکمل میں پڑ کر اور اس کا خلاطی سے عاری ہو جاتی ہے۔ جبکہ ایک دینی جماعت کا اصل کام یہ ہوتا چاہیے کہ اس کی توانائیاں اگر لگیں تو اس نظام کی فرسودگی اور بگاڑ کو ثابت کرنے میں لگتیں۔ اصل علاج وہی نظام خلاف ہے اور اس کے لیے انتخابی راستے ہی راستے کی بجائے انتخابی راستے ہی

اصل راستے ہے اور اسی کے لیے دینی طبقہ کی توانائیاں صرف ہوئی چاہئیں۔

سوال: موجودہ حالات میں اس فرسودہ نظام کو بدلتے یا اتحاد امت یا اغماض شریعت کے حوالے سے مختلف شخصیات کی طرف سے بھی آزادی پاندھوڑی ہیں جن میں مفتی عدنان کا خصل، مفتی ٹاپ، مفتی ٹاپ رضامصطفائی اور مفتی قیب الرحمن تھایاں ہیں اور ان کا کام بھی ثابت ہے۔ رہے ہیں الہا پر ہے بیٹھ نظام تبدیل ہوتا چاہیے۔ اس انتخابی عمل کے ذریعے ہم نظام چالائے ہیں لیکن بدل نہیں سکتے۔ حکیم اسلامی اس نظام کو بدلتے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ البتہ جب تک نظام بدل نہیں جانا تھا جسکے ممکنات کو چلانا تو ہے۔ یہ مجبوری ہے لہذا وہ کوامانت کے طور پر دیتا ہے تو پھر اس امانت کا حق ادا کرنے کے لیے درج بالا دو شرائط کو مد نظر رکھنا ہوگا۔

سوال: رفاقتے حکیم اسلامی کے مابین وہ دلائل کے حوالے سے جو اختلافات پائے جائے ہیں ان پر قابو کیسے پایا جائے؟

امیر تنظیم اسلامی: حکیم اسلامی کی پالیسی میں رفقاء کو صرف وہ دینی کی حد تک اجازت ہے اور اس کے لیے بھی دو بنیادی شرائط کا شدہ ہے۔ اس سے آگے بڑھ کر کسی سیاستدان یا سیاسی پارٹی کے لیے ہم چلانے یا ایکشن لانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی رفیق حکیم خود امیدوار بنا ہے یا کسی کے لیے کونسل کرتا ہے تو حکیم اپنی پالیسی کے مطابق اسے حکیم سے قارغ کر دیتی ہے کیونکہ یہ حکیم کے منجع کے خلاف ہے، حکیم کا

ہے کہ کیا میں ایسے اداروں کو serve کر رہا ہوں جن کا پیغمبر اسرائیل کو جاتا ہے اور اس کی مرد سے وہ مسلمانوں پر مظلوم ہے جاہر ہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ (استفت قلبک) اپنے دل سے فتویٰ لے لو چاہے لوگ کچھ بھی کہتے رہیں۔ اپنے اندر سے جواب آئے گا۔

سوال: ایکشن میں وہ کس کو دیں؟ کیا جماعت اسلامی کو دیں جن کا چیختے کا کوئی امکان نہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: اس حوالے سے ہماری تنظیم پالیسی ہاں کل واخ ہے۔ چونکہ بعض علماء اور اہل دین کی طرف سے وہ کو ایک امانت کہا جاتا ہے تو امانت کا ادا کرنا ایک شرعی تفاصیل کے طور پر بیان ہوتا ہے۔ اس حوالے سے حکیم اسلامی نے یہ پالیسی بناتی ہے کہ ۱۔ امیدوار تاہیر کے اعتبار سے قسن و تجویر (کبیر و گناہ) میں چلانے ہو۔

۲۔ امیدوار حسیں جماعت سے تعلق رکھتا ہے تو اس جماعت کے متغور میں یا اس کی قیامت کے عمومی یا محروم بیانات میں خاف شریعت کوئی بات نہ ہو۔

ان دو معیارات پر جو بھی امیدوار پر اتر رہا ہو اپنے دوست دے سکتے ہیں۔ بھائی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ نظام فرسودہ ہے۔ اس کی گواہ اس نظام کے اندر رہنے والے دے رہے ہیں الہا پر ہے بیٹھ نظام تبدیل ہوتا چاہیے۔ اس انتخابی عمل کے ذریعے ہم نظام چالائے ہیں لیکن بدل نہیں سکتے۔ حکیم اسلامی اس نظام کو بدلتے کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ البتہ جب تک نظام بدل نہیں جانا تھا جسکے ممکنات کو چلانا تو ہے۔ یہ مجبوری ہے لہذا وہ کوامانت کے طور پر دیتا ہے تو پھر اس امانت کا حق ادا کرنے کے لیے درج بالا دو شرائط کو مد نظر رکھنا ہوگا۔

سوال: رفاقتے حکیم اسلامی کے مابین وہ دلائل کے حوالے سے جو اختلافات پائے جائے ہیں ان پر قابو کیسے پایا جائے؟

امیر تنظیم اسلامی: حکیم اسلامی کی پالیسی میں رفقاء کو صرف وہ دینی کی حد تک اجازت ہے اور اس سے آگے بڑھ کر کسی سیاستدان یا سیاسی پارٹی کے لیے ہم چلانے یا ایکشن لانے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی رفیق حکیم خود امیدوار بنا ہے یا کسی کے لیے کونسل کرتا ہے تو حکیم اپنی پالیسی کے مطابق اسے حکیم سے قارغ کر دیتی ہے کیونکہ یہ حکیم کے منجع کے خلاف ہے، حکیم کا

ان کا ترکیب کرتا ہے اور انہیں تعلیم دیتے ہے کہ کتاب و حکمت کی۔

3۔ وہ جماعت بیت کی بنیاد پر قائم ہو۔ قرآن و حدیث

میں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر موجود ہے۔ امام نبی

نے رسول اللہ ﷺ کی حکمی بیتول کا ذکر کیا۔ چودہ

صدیع میں جماعت بیتلے کا طریقہ قرآن کریم۔

حادیث مبارکہ، حدیث رسول ﷺ، خلائے راشدین

اور سلف صالحین کے طرزِ عمل سے بیت کی بنیاد پر

ثابت ہے۔

4۔ وہ جماعت نبی اکرم ﷺ کے نفع کو سامنے رکھے

کر جہاد اور حجت کر رہی ہو۔ ازروے الملاۃ آئی:

«اللَّذُنَّ كَانُوا لَكُمْ فِي دُسُولِ اللَّهِ أَشَوَّهُ حَسَنَةً»

«(اے مسلمانو) (الاحزاب: 21) تمہارے لیے اللہ کے

رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے۔»

دھوت، تزکیہ، تربیت، خدایات، اقامت دین کی جدوجہد

و خیر و پُل کرنے کے لیے بہترین اسوہ رسول اللہ ﷺ

کا ہے۔ سب سے بڑا انقلاب محمد رسول اللہ ﷺ نے

برپا کیا۔ وہاں سے تی ہم نے راجحی لی ہے۔ یعنی وہ

جماعت اپنے طریقہ کار کو حتی الامکان سنت رسول ﷺ

سے تربیت کرے۔

5۔ جس جماعت میں جانا چاہیے ہے اس کی قیادت

(امیر اور مرکزی ذمہ داران) کا جائزہ لیں۔ کسی جماعت

کے عالم اداکیں کیے جائزہ سے اس جماعت کی نعمت کا حقیقی

امداد و نہیں ہو سکے گا۔ مثال کے طور پر عبداللہ بن ابی کفر کو

مسلمان تھا لیکن کیا اس کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی حمایت کی جماعت کے بارے میں کوئی رائے قائم کر سکتا ہے؟

استغفار اللہ

سوال کا درسرایہ ہو یہ کہ حکیم اسلام میں شامل ہوئے

کے لیے کون باقوں کو دیکھنا ضروری ہے۔ اس حوالے سے

چار بخش اہم ہیں:

1۔ پروپرٹی حکیم بیت کی بنیاد پر قائم ہے تو اس کے امیر

پر ذاتی شخصی احتماد کر کے شامل ہوں۔

2۔ حکیم کے فکر سے اتفاق ہو۔ فراخن و دینی کا جامع تصور

بیت، منشی و غیرہ وہاں سے فکر کے ہدایتی تصورات ہیں۔

3۔ حکیم کے طریقہ کار سے اتفاق ہونا چاہیے۔

4۔ حفاظہ کمال حفت و جماعت والے ہونے چاہیں۔

اگر کسی کو ان پیروں سے اتفاق ہے وہ حکیم میں شامل

ہو سکتا ہے۔ شامل ہونے کے لیے بیواری کا پیچوں کا

مطالعہ ہو جائے تو بہتر ہو گا جن میں ایک حکیم اسلامی کی

دوست والا کا چکر ہے۔ جو بانی حکیم کا ایک خطاب ہے۔

سوال: کسی بھی اجتماع میں ایمان کی جو کیفیت ہوئی
ہے اس کو اس سال کیے قائم رکھا جائے؟

امیر تنظیم اسلامی: یہ مسئلہ سب کے ساتھ ہوتا
ہے۔ حضرت خلق ﷺ کا واحد یاد کر لیں۔ ایک دن

خلق کھر سے لٹکا اور کہتے بارہے ہیں، «خلق تو ماتفاق ہو

گیا۔ صدیق اکبر ﷺ ملے اور پوچھا یہ کیوں کہہ رہے ہے

ہو تو کہا: اللہ کے رسول ﷺ کی مجھ کی مغلیں میں ایمان کی

انکی کیفیت ہوتی ہے کہ جنت اور جنم نظر آتی ہے۔ لیکن

جب دیوبندی محاذات میں آتے ہیں تو کیفیت پہل جاتی

ہے۔ کیا صدیق اکبر ﷺ کے پاس جواب ہیں تھے لیکن

صدیق اکبر ﷺ نے کہا کہ بھائی یہ تو میرا بھی مسئلہ ہے۔

اگر رسول اکرم ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ چانچہ وہ دونوں

رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے اور ان سے پوچھا

تو آپ ﷺ نے فرمایا: «خلق! یہ بھائی کا معاملہ

ہے تو فرشتے تمہارے بڑوں پر تم سے مصروف کریں۔

بہر حال ان واقعات کے بیان کرنے کا مطلب الاشیاء

نہیں ہے کہ اجتماع میں ستی ہے تو ہوتی رہے، سوتے ہیں

تو سوتے رہیں۔ بلکہ اگر اجتماعی ماحول میں یہ برکت مل

رہی ہے تو اپنے آپ کو ماحول سے زیادہ سے زیادہ

جوڑنے کی کوشش کریں۔ اگر اس ماحول کی برکتیں محبوں

کرتے ہو تو پھر کھر میں اور معاشرے میں ایسا ماحول

باتے کی کوشش کریں۔

سوال: ہانی حکیم نے افغانستان جا کر مسلمانوں سے ملاقات

کی تھی، کیا آپ کامی باغی افغانستان جا کر مسلمانوں کی لیڈر شاپ

سے ملاقات کا کوئی ارادہ ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اس حوالے سے ایک

جنینکل فرق یہ ہے کہ جب بانی حکیم کے حق توس و دقت

کی طالبان حکومت کو پاکستان نے تسلیم کر رکھا تھا لیکن

موبude طالبان حکومت کو پاکستان نے ابھی تسلیم

نہیں کیا ہے۔ جو یہ ہے کہ جن نے اپنا اسٹریف افغانستان

میں تھیات کر دیا ہے جس کا مطلب ہے کہ سفارتی

تعلقات بحال ہو گئے لیکن ہم جو کلکہ کو مسلمان لیں ابھی

نکھل اپنے پوری مسلم ملک کو تسلیم نہیں کر رہے۔ ہماری

شدید خواہیں ہے کہ تو اکرات اور افغان اور جنوبی کا معاملہ ہو

اور ہماری حکومت آگے بڑھ کر افغانستان کی اسلامی

حکومت کو تسلیم کرے۔ ہم نے اپنی مرکزی حاملہ کی

مشادرت سے اس ملاقات کا لیملہ pending رکھا ہوا

ہے۔ بہد شاہی ہونے کے لیے ایک قادم پر کتنا پڑتا
ہے یا بالآخر بیت کریں۔

سوال: بیت کے بغیر حکیم کی کیسے خدمت کی
جا سکتی ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: ایسے بہت سے اجابت

ہیں جو بانی حکیم میں شامل نہیں ہوئے لیکن وہ اللہ اور اس

کے رسول ﷺ اور اللہ کے دین سے بیت کرتے ہیں،

اس وجہ سے وہ ڈاکٹر اسرا رحمہم اور حکیم اسلامی سے بھی

بیت کرتے ہیں۔ اسی لیے وہ حکیم کے اجاتھات میں بھی

شریک ہوتے ہیں۔ انہیں ہم احباب کہتے ہیں۔ سوال یہ

ہے کہ وہ حکیم کی کیسے خدمت کر سکتے ہیں۔ میں کوئی گاہ

خدمت نہ کریں بلکہ اپنا فرض ادا کریں۔ اقامت دین کی

چدوجہ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ میں خود اللہ کا بندہ

بیوں، دوسروں کو اللہ کی بندگی کی دعوت دوں۔ یہ میں اپنے

آپ پر احسان کروں گا کہ یہ انہیں ادا کر کے اپنے آپ کو

چشم سے بھاؤں اور اپنے رب کو راضی کروں۔ ابھی اسکے

پر یہ را خنک ایکلا بندہ ادا نہیں کر سکا۔ اس کے لیے

جماعت ضروری ہے۔ ہماری دعا اور خواہیں ہے کہ آپ

شاہ ہوں۔ خواہیں سے بڑھ کر ایمان کا تھانہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مومن نہیں ہو سکتے جب

تک اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند نہ کر جو اپنے لیے

پسند کرتے ہو۔ لیکن جب تک شامل نہیں ہوئے تو ہر

آپ ہمارے طبق جات قرآنی، مہمان اور سہ ایسی

اجاتھات، مظاہروں، سہمات و طیروں میں شریک ہو سکتے ہیں۔ لوگ بھتے ہیں کہ بیت کے ہم پھنس جائیں گے۔

مالاکہ دینا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے

جنت ہے تو کیا تم پسند نہیں ہیں؟ کیا اسلام چھوڑ

دیں گے؟ کافر اگر دیاں جسے حررے کر رہا ہے تو کل آخرت

میں جنم میں ہوگا۔ لیکن مومن کے لیے آخرت میں آرام

یعنی آرام ہے۔ لوگ سوال کرتے ہیں کہ حکیم اسلامی میں

اکر کیا کرنا ہو گا؟ میں کہتا ہوں کہ یہاں جنم ہو گا۔

کوئی ایک حکیم اسلامی کا تھانہ ضاہیاریں جو قرآن کریم اور

احادیث رسول ﷺ کی تعلیمات کے خلاف ہو۔ یعنی وہ

قائیں جسے حکیم بیت کے کرپورے کرے کر پورے کرنے

کے لیے جو اسے اتفاق ہو۔ فراخن و دینی کا جامع تصور

بیت، منشی و غیرہ وہاں سے فکر کے ہدایتی تصورات ہیں۔

3۔ حکیم کے طریقہ کار سے اتفاق ہونا چاہیے۔

4۔ حفاظہ کمال حفت و جماعت والے ہونے چاہیں۔

اگر کسی کو ان پیروں سے اتفاق ہے وہ حکیم میں شامل

ہو سکتا ہے۔ شامل ہونے کے لیے بیواری کا پیچوں کا

ایک دوسرے کے لامبا نہیں۔ ایک دوسرے کے لیے

تفویت کا بامث پختے ہیں اور دو ماگیں لیتے ہیں۔

5۔ مشارکت کا ایک کامیاب خلاب ہے۔

سکتا ہے راستے میں ہی آپ کا سلسلہ حل ہو جائے لیکن اگر ایسی نوچت پیش آئی ہے کہ صرف امیر تنظیم سے ہی سلسلہ حل ہوگا تو اس کا امکان ہے۔ میرا میتھے میں دو مرتبہ لا ہور میں جو خدا کا خطاب ہوتا ہے۔ اگرچہ مختصر وقت کا دورہ جوتا ہے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی علم کے ذریعے رابطہ کرتا ہے تو اس سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ مکالمہ کے ذریعے پہلے رابطہ ضروری ہے۔ ایسا نہ کہ آپ لا ہو رہی جائیں اور امیر تنظیم کا جی میں ہوں۔

سوال: ڈاکیومنٹری اور دروس قرآن کو پبلک کرتے ہوئے یہ گرواؤنڈ میں میوزک کا استعمال کیا ضروری ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: شاید محسوس ہو کہ میوزک ہے لیکن سمجھ کر پڑائے والی جو آواز کو اگر میوزک کہیں گے تو پھر اداں اور راقمت اور شادکو بھی چھوڑ دیں۔ یہ اصل میں وہ کو (گلکی آوازیں) ہوتی ہیں جن کو یہ گرواؤنڈ میں یا اس کے علاوہ استعمال کیا جاتا ہے۔

میزبان: اصل میں بانی محترم کا مودا پر اتنا ہے اور یونیورسٹی کی آرٹیفیشل ایشی خس پر اتنے مودا کو copied content کہہ کر روکتی ہے۔ اس لیے یہ یہ گرواؤنڈ کا استعمال یا کوئی نشید لگا دینا ایک حکمت عملی کے طور پر بھی ہے ورنہ کسی صورت میں بھی کسی موسیقی یا میوزک یا یہ گرواؤنڈ کا استعمال ہم حرام سمجھتے ہیں اور اس کا استعمال نہیں کرتے۔

سوال: تنظیم اسلامی اشتہارات میں تصاویر کا استعمال کیوں کرتی ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: میں نے ہمیشہ بیان اور دوسرے اجتماعات میں سارث فون سے تصاویر لینے سے منع کیا ہے۔ کیونکہ مجھے کوئی شوق نہیں ہے کہ میری تصور کھنگی جائے۔ میرے پاس بانی محترم، والدین، سابق امیر یا اپنے بھوپل کی کوئی تصور نہیں ہے لیکن میری دعاوں میں یہ سب شامل ہوتے ہیں۔ صرف میڈیا پر آنا ہوتا ہے اور یہ بانی تنظیم نے ہمیں سمجھایا اور بانی تنظیم اس وقت آئے جب لوگ اس کو حرام سمجھتے تھے لیکن آج وہی لوگ اتنا آگے چلے گئے ہیں کہ ہمیں شرم آنا شروع ہو گئی ہے۔ جبکہ ہم نے میڈیا کو ایک ذریعے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اسی طرح ہم نے تصاویر صرف قسم مثل کے طور پر استعمال کریں ہوتی ہیں تاکہ اس ویڈیو میں کوئی نہیں کوئی ہے؟ الہاما مشورے کے بعد ہم نے صرف حتم نیل کے طور پر جھوٹی تصور کی جگہ نہیں دی ہے۔

طرح قائم نہیں کر پا رہے جس طرح اس کا تقاضا ہے؟ **امیر تنظیم اسلامی:** اس حوالے سے چند اصول یافتیں ہیں۔ الرجال قوامون علی النسا کے مصدق اللہ نے مرد کو قوم بنایا۔ جوں گھروں لوں کی جسمانی، مادی حاجات کو پورا کرنا مردی کی ذمہ داری ہے وہیں ان کی رو�انی حاجات کو پورا کرنا، ان کو جنم سے بچانے کی لگلگر کرنا بھی مرد کی ذمہ داری ہے۔ قرآن میں ارشاد و توجیہ ہے:

(لَيَحِلَّ الْيَقْنُ أَمْتَنَا قُوَّاً أَنْفَسَكُمْ وَأَهْلِكُمْ

فَإِذَا) (الخمر: 6) ”اے الہامیان اپنے آپ کو اور اپنے

الہ و عیال کو اس آگ سے بچاؤ۔“

سوال: جب افغانستان میں خلافت کا کام کافی آگے ہے تو ہم ان کا ساتھ کوں نہیں دے رہے؟ **امیر تنظیم اسلامی:** ایک بینکل فرق دنظر رہتا چاہتے۔ جب ملائم حیات تھے تو اس وقت بھی انہوں نے اسلامی امارت افغانستان کہا ہے، خلافت کا لفظ استعمال نہیں کیا اور ابھی بھی اسلامی امارت افغانستان کہا گیا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ خلافت تو عالمی ہوتی ہے، وہ کسی ملک تک محدود نہیں ہوتی۔ جوں گھروں نے کہا کہ ہم ان کا ساتھ دیتے کا معاملہ ہے تو یہ کس نے کہا کہ ہم ان کا ساتھ دیتیں دے رہے۔ اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی موجود ہے۔ خلافت اجتماعات اگر مردوں کے لیے میں ہم تو مردوں کے لیے بھی میں ہیں۔ البته فرق کریں۔ دینی مراجع کے مطابق مردوں کی اصل ذمہ داری گھر کی ہے۔ جو اس نہیں کر رہا ہے تو اس کا باعث نہیں ہے کہ؟ جو اسے عکس دے رہا ہے تو اس کا باعث نہیں ہے کہ اسی اور ہم اپنے عکس دے رہے ہیں اسی اور ہم اس کا ساتھ دے رہے ہیں اور ہم اپنے عکس دے رہے ہیں کہ وہ آگے بڑھ کر ان کی حکومت کو تسلیم کریں تاکہ ہماری مغربی مردم مکھوڑوں کو دینی فراہم ہو۔ اور ہماری سالیت کو کوئی گزندشت پہنچ اور اگر ہم مستقبل کے حلقی مظہر نامہ (الحمدۃ العظیمة) اوخر انسان سے لٹکروں کا لٹکنا، کمد نظر رکھیں تو پھر تجھے میں لٹکتا ہے کہ یہاں تھوڑے کھڑا ہوئے کی ضرورت ہے۔

سوال: (1) تنظیم اسلامی میں جنتاز و مردوں کی دعوت و تربیت پر کیوں نہیں دیا جاتا؟

امیر تنظیم اسلامی: اسلامی نظام میں جنتاز و مردوں کی دعوت و تربیت پر رہا ہے۔ اسلامی نظام میں گھر میں تی سل کی گلگری و ذہنی آپیاری و تربیت کی اپنی اہمیت ہے جس کی ضرورت اور اہمیت دور جدید میں مزید بڑھ گئی ہے۔ آخر کیا واجہ ہے کہ ہم اپنے نظم کے ذریعے مرکز تک آئتے ہیں۔ جو حتم اسلامی کی خواتین میں تعلیم و تربیت کے نظام کو اس پر ہے کہ آپ اپنے نظم کے ذریعے مرکز تک آئتے ہیں۔ جو

اللہ ٹھیک بارشیں دے جائیں کہ یا ساخت کریں یا لاؤں کے پاؤں پا کر راستہ چھڑا دو شہادت کی ہوتی ہے اسی میں ان کی گاہت ہے

آج تک اسرائیل نامیں نے مطالعہ کیا ہے تو وہ بیانیں کیا کہ اسرائیل کا لارڈ لاس لیے ہے

لاؤں کی شہادت کی گئی کہ اسرائیل کے مطالعہ کی لٹھیں کی ہیں اور اس کی بھی حق نہیں ہے

لاؤں سے اکتوبر 2023 تک یہاں تھا کہ اس کی لٹھیں بھی اسی طرز کیں ہیں ہذا گز ناظری (ترجمان حاس)

فلسطین اسرائیل جنگ: حاس کے نمائندہ کی زبانی کے موضوع پر

حالت حاضر کے متذکر پروگرام "زمافہ گواہ" میں حاس کے ترجمان کا اظہار خیال

مک اسرائیلی غاصبوں نے قسطنی دیاست کو تسلیم ہی خلیل کیا ہے تو دور یا سی حل کا قارمولا کس لیے ہے حق خود ارادت کے اصول کو سامنے رکھیں تو آزاد لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ آپ کیا چاہتے ہیں۔ جمل کے اندر قیدیوں سے یہ کہنا کہ داں کے بد لے میں برگ کھالو، کیا اس کو مذاکرات کیں گے؟ قیدی تو کہیں میں کہ پہلے آزادی ہو جا بھی یہ مطالعہ ہے کہ پہلے تقدم کرو۔ اقوام متحدہ اور اونکی سی کی قراردادوں کے مطابق بھی قسطنی کی مبارک زمین پر اسرائیل کا کوئی حق نہیں ہے۔

17 اکتوبر سے ایک دن قبل تک یہ ثابت ہو چکا تھا کہ مسئلہ قسطنی کا سیاہی حل کا میاپ نہیں ہے۔ اب وہ لوگ دور یا سی حل کی باعث کر رہے ہیں اس لیے کہ ان کے پاس کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔ میں بتا رہوں کہ راستہ ہے۔ جنگ کو روکا جائے، بغیر کام جامہ صفر کیا جائے، قیدی رہا کیے جائیں۔ کیوں نہیں کوئی ایمیٹ نہیں دیتے ان کے اوپر تفتیح کو کرنا ان کا عقیدہ ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نفعی بلکہ اسرائیل آ کر کہتا ہے کہ میں امریکہ کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے ہیں بلکہ یہودی کی حیثیت سے بات کر رہا ہوں۔ بہر حال قسطنی کے مسئلہ کا ایک حل ہے کہ قسطنی اسی کے پوچھا جائے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔

سوال: کیا حاس نے دور یا سی حل کے قارمولے کے مقابلے میں آپ کے تباہے ہے پاپوش سامنے رکھیں گے؟

ڈاکٹر ہالہ قدوسی: یعنی! 2018ء میں حاس کا ایک سیاہی ذا کوٹ سامنے آپ کے تباہے ہے پاپوش سامنے رکھیں گے؟

اسرائیلی لوقحنان پہنچ گاہب ہی وہ بازارے گا۔ 2005ء میں بھی اسرائیل فی غزہ پر تقدیر کرنے کی کوشش کی بھاری قیمت پچالی تھی تو وہ مجرموں کو غزہ سے لکھا تھا۔ آج بھی وہی تاریخ دوبارہ لکھی جا رہی ہے۔ اسرائیل اب بھی ٹکست کھائے گا اور پورے قسطنی سے نکل جائے گا۔ ان شاء اللہ

سوال: 17 اکتوبر سے آج تک غزہ میں تقریباً ہیں ہزار شہادتیں ہو چکیں ہیں جن میں آدمی حصہ مصوم پچھے اور خاتم تھا۔ اس پرے عرب سے میں قسطنی سالانوں کا جدید یہ جہاد اور شوق شہادت کس نیول کارہا ہے اور کیا وہ اب بھی حاس کی پہلی طرح ہی حادثہ کر رہے ہیں؟

ڈاکٹر ہالہ قدوسی: جیت کا اصل مورال حکوم ہوتے ہیں جو قربانیاں دیتے ہیں، غزہ کی اس جنگ میں پھیلوں اور خواتین نے بے مثال قربانیاں دی ہیں۔

سوال: کیا حاس اور قسطنی حکوم کو دور یا سی حل والا قارمولہ اعلیٰ ہوئے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

ڈاکٹر ہالہ قدوسی: 17 اکتوبر کے بعد جو لوگ دور یا سی حل کی بات کرتے ہیں ان کی اطمینانی اپر وچ بہت کمزور ہے۔ بات وہ کریں ہے سے کوئی تاکہ نہ ہے۔ ایک چیز کو تم نے آزمائ کر دیکھا ہے۔ 1967ء سے وہ لوگ کہتے آئے کہ مغربی کنارہ اور غزہ میں سے 20 یہود قسطنی سینے باقی 80 یہود اسرائیل بنے۔ حالانکہ یہ بھی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے خلاف ہے۔ 1947ء میں اقوام متحدہ میں باقاعدہ یہ قرارداد منظور ہوئی تھی کہ 45 یہود رہتے پر قسطنی ریاست بنے گی جبکہ بد قسمی سے 55 یہود اسرائیل سے خارج کیا جائے۔ میں دیا ہے موال کرتا ہوں کہ قسطنی حکوم کی اتنی قربانیوں کے بعد بھی اور اقوام متحدہ کو مسلسل پیقات میں ہے کہ اسی دو کیوں خاموش ہے؟ یعنی حاس نے

طوقانِ الاصنی کا آغاز کر دیا لیکن ان کی جنگ اپنے دفاع اور آزادی کے لیے ہے اور ایک بڑے قلام اور خاص بے کے خلاف ہے۔ بہر حال ہمارے گام پا شعور ہیں۔ ان کو پتا ہے کہ ہمارے پاس اب واحد راست چلا دو شہادت غصب کریا ہے اور 20 یہود قسطنی کو بھی وہ قسطنی ریاست جیسی کہتے بلکہ قسطنی طاقت کہتے ہیں۔ یعنی آج

مرقب: محمد رفیق چودھری

2۔ آپ نے انسانی بیانوں پر ہماری مدد کرنی ہے۔ فلسطینیوں کو اپنے لئے لکھنے اور اپنے خاندان سے جیسے ہیں۔ ان کے پاس زیادہ ایگی وہ ہمارے بیانوں میں آگئے تھا۔ یہ آپ کے عزیز ہیں جو آج سڑک پر آگئے ہیں۔ یہ ہمارا فرض ہتا ہے کہ ہم ان کا ساتھ دیں۔ آپ ساتھ دیں گے تو وہ ہمارا جاری رکھ سکتیں گے۔ آپ ان کا ساتھ دیں اور انہا بھی دفاع کریں۔ ہم رفاقت پر وکیروں کے لئے کوئی کس کی لائی ہے یقیناً یہ ہمارے مسلمان بھائیوں کی مدد ہے جو ہمارے بھائی ہے اور ہر یہ کی ضرورت ہے۔

3۔ فلسطینیکوں پر یہ بڑھا گی۔ آپ جب تک مڑک پر ہیں، آپ کی حکومت اور عالمی برادری دیکھیں گے کہ ادھر کچھ غلط ہے تو وہ آپ کی بات مانیں گے۔ آپ پرانی طریقے سے سڑکوں پر کلنڈرنے کریں۔

فیصلہ بنیامین بروگرام "زمانہ کواہ" کی دو حصیں اسلامی کی دعیہ سائیف www.tanzeeem.org پر دیکھی جائیں گے۔

ذکر خالد قدوسی: میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے نوجوان ہم سے زیادہ ہوشیار ہیں ان کے پاس زیادہ creative ideas ہیں۔ چند ملی ہزار کی طرف اشارہ کروں گا:

1۔ ہمارے مجیدین کا راست میدان میں استعمال ہوتا ہے۔ آپ کا راست آپ کا لکھ، الفاظ اور خیالات ہیں۔ آپ کا آئینہ یا بلکہ پروف ہے۔ آج جس بیانی کو ہم نے لفظ کیا اس سے اسرائیل کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ فلسطینیوں کا انتزاع، ہوش میڈیا وغیرہ سب کچھ بند کر چکا ہے۔ پھر میں کہوں گا کہ ہمارا اپنا مذہب یا (فیصلہ بیک، نویشور، انساگرام کا مقابل) کیوں نہیں ہے۔ ہمارے نوجوان اس طرح کا بیٹھ درک بنانے میں کامیاب کیوں نہیں ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج پاٹریشپ کی پراطیم ہے لیکن اگر آپ شروع کریں گے یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔

لیے ہم سب نے مل کر اس کا سامنا کرنا ہے جس کے لیے ایک واحد نظر یہ بھی ہے کہ ہم مسلم احمدی مسٹر سٹرپ پر ایضاً پر احصار کریں، وہی کھا بیک، پیش اور پیشنس جو ہم اپنے قسم پیسا کر سکتے ہیں، باہر کی پوڈر کش کو اپنے علاقوں میں واپس نہ ہونے دیں۔ امریکہ کوں جو بتا ہے ہماری تقدیر میں ہے والا۔ ہم امریکے کے دشمن ہیں جیسے ہیں یعنی ہم نیک چاہتے کہ کوئی اور اس کو ہمارے مختسب کا قیام کرے۔ آپ ہمارے ساتھ اسی طرف پر پاٹریشپ بنانا چاہتے ہیں تو ہم اللہ آجا گیں جیسے ہیں اگر آپ اسرائیل کو ہمارے اوپر سلطنت کرتا چاہتے ہیں تو یہی ممکن قبول نہیں۔

ہم نے 17 اکتوبر کو امریکی تسلسل کو ٹکست دی ہے۔ اب اس کے بعد ہم نے امریکہ اور اسرائیل کو دوبارہ حادی نہیں ہوتے دیں۔ ہم جذباتی نہیں ہوئے بلکہ ہوشی و حواس اور گھرے شعور کے ساتھ مڑکوں پر لکھے ہوئے ہیں۔ ان کو حالات کا پتا بے الہا وہ فلسطین کا ساتھ دے رہے ہیں۔ البتہ ہمارے مسلم ہماروں کی بھی نہیں آرہی کہ وہ رفاقت بارڈ کیوں نہیں کھول سکے۔ ابو عصیدہ (حمس کے ترجمان) نے کہا کہ میں آپ کی آرہی کی ضرورت نہیں لیکن ہماری کچھ سے ہمارے کہ کہ میں کھوں گے۔ سب رہاں ریاض میں جس ہوتے ہیں، قراردادیں منتظر ہوں گے۔

سوال: ذاکر اسرائیل کے ہمارے میں آپ کیا جاتے ہیں اور ہر قوہ اس کا صاحب کی تعلیمات سے کتنا گاہے ہیں؟

ذکر خالد قدوسی: میں ذاکر طور پر ذاکر صاحب سے ملا ہوں اور میں ان کا شاگرد ہوں کیونکہ میں نے ان کی کلیوں اور دروں سے بہت کچھ سکھا ہے۔ انہوں نے فلسطینیوں کے بارے میں پا ہخوس امریکی دعاچار کے سفر مسلم احمد اور انسانیت کی سطح پر اقصیٰ کے روں پر جو کچھ کہا ہے اور سیاسی اسلام کی جو تحریخ ہیں کہ کس طرح اس کو موجودہ حالات سے بچنے کرنا ہے، اس حوالے سے ذاکر صاحب کی جو کلر ہے اس کو ہر قوہ نوجوانوں نے بہت پسند کیا ہے، ذاکر صاحب کو سوچل میڈیا پر بہت متوجہ تھا۔ ان کے زمانے میں ان کے دروں سے لوگ اتنے واقف نہیں تھے۔ میرا خیال ہے کہ ان کا گلر ہر قوہ نوجوانوں میں ایک اتنا زیادہ مقبول نہیں ہو، اس کو ہر یوں میں پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اس گلر کو بہت زیادہ دنیا میں انسانوں میں ہام ہونا چاہیے۔

سوال: ایک عام پاکستانی مظلوم فلسطینی بھیں بھائیوں کی مدد کیسے کر سکا ہے؟

رفقاء متوجہ ہوں

"قرآن اکیڈمی یا میں آباد، کراچی" (حلقة کراچی وسطی) میں

13 جنوری 2024ء (روز بقدر بعد نماز مغرب تا روز جمعہ المبارک 12 بجے)

بیانی اسلامی تحریک کیوں کر دیں

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نکتہ ۱: ملتزم تحریک کو رس میں درج ذیل موضوعات پر بامبی مذاکرہ ہو گا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لا گیں: ☆ اسلام کا انقلابی منشور ☆ جمادی فیصلہ اللہ

لور زیادہ سے زیادہ رفتاء مخالفہ کو رس میں شریک ہوں۔

19 جنوری 2024ء (روز جمعہ المبارک بعد نماز مغرب تا روز اتوار نماز ظہر)

امراء، نقباء و معاونین تحریکی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے۔

نکتہ ۲: درج ذیل موضوع پر بامبی مذاکرہ ہو گا۔ ذمداران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لا گیں۔ ☆ اسلام کا انقلابی منشور (سامی سٹرپ پر) زیادہ سے زیادہ ذمداران پرogram میں شریک ہوں۔

موسمن کی مناسبت سے بستر ہمراہ لا گئیں

برائے رابطہ: 0335-1241090

العلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)35473375-78

تہذیب الارضی

مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت تبلیغ اسلامی

مہد کر لیں۔ اور خاص طور پر صبر کرنے والے لفڑو فاقہ میں
ٹکالیف میں اور جگ کی حالت میں۔ یہ ہیں وہ لوگ جو
چے ہیں۔ اور یہی حقیقت میں تحقیق ہیں۔“

درحقیقت ایمان سے نیت کا تین ہوتا ہے کہ
انسان تنکی سلیکے کر رہا ہے۔ اللہ پر ایمان کا مطلب ہے
کہ وہ تنکی صرف اس لئے کر رہا ہے کہ اس کا اللہ اس سے
راہی ہو جائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب حاصل کرنا
چاہتا ہے۔ اگر اللہ پر ایمان حقیقی نہیں ہے تو پھر یا تو
ریا کا ری ہو گی یا پھر کچھ اور فوائد اخلاقی پیش نظر ہوں گے۔
مثلاً کسی نے عوام کی فلاخ و بیود کے لیے کوئی فاؤنڈیشن
قائم کر دی اور کسی وزیر سے اس کا افتتاح بھی کر لایا یا
آفت زدہ لوگوں کے لیے رقم کا چیک و زیر اعظم کے
حوالے کرتے ہوئے اخبار میں تصویر بھی چھپ گئی۔ لیکن
اس شخص کے پیش نظر کچھ دوسرے فوائد بھی اخلاقیات و احباب
اس کی یہ تنکی کسی کام کی نہیں۔

دوسری بات جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے وہ
یہ کہ تنکی کی قبولیت کے لیے آخرت کا لفڑا کی ضروری ہے
یعنی اس تنکی کا بال اس دنیا میں مطلوب نہ ہو بلکہ پورا اور اجر
آخرت میں مطلوب ہو۔ کیونکہ دنیا میں بدلتے کے لیے کوئی
بھی کام کرنا تو کاروبار یا تجارت کے ذریعے میں آتا ہے۔

تیسرا بات جس کی طرف اس آیت میں توجہ
دلائی گئی ہے وہ یہ کہ تنکی کی قبولیت کے لیے بھی ضروری ہے
کہ اس یہک کام کا حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے
ثبوت ملتا ہو۔

تنکی کا اجر حساب کتاب کی قید سے آزاد

حدیث مبارکہ میں ”هم“ کا لفڑا آیا ہے۔ اسی
سے لفڑا ”اب تمام“ بھی بتا ہے اور اسی سے ”ہمت“ کا لفڑا
بھی بتا ہے۔ یعنی جس شخص نے کسی یہک کام کرنے کے
لیے کہہت کس میں اور اس کا احتمام بھی کرنے کی کوشش کی
گئی پس خارجی موانع کے باعث اس کام کو پاپی محکمل تک
نہ کہنچا کیا اندر وہی سستی یا کیفیات کی وجہ سے ارادہ کچھ
کمزور پڑ گیا جب بھی اس ارادے کو اللہ تعالیٰ ایک مکمل
تنکی اپنے پاس لے گا۔ اس نے ارادہ کیا اور اس پر اُول
کریماً تو اللہ تعالیٰ اس تنکی کا اجر و بنی گناہ سے لے کر 700
گناہ تک دے گا۔ بلکہ بعض اوقات یہ اتنی بار بر جھے گا کہ
حساب کتاب کی قید سے آزاد ہو جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے:

اپ سوچ رہے ہوں گے تنکی اور بدی کے
بارے میں کے معلوم نہیں۔ اس مضمون کو پڑھنے سے کیا
سخور سکتے ہے۔

”هم“ کے معنی ہیں: کسی کام کا پکارا دہ یا عزم صعم
کر لینا اور پھر اس کو کرنے کی فلک میں لے رہتا۔ بعض
دوسری روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ بعد جب کسی تنکی کا
ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کو تنکی کے
طور پر لکھ لیتا ہوں۔ کر لے توں گناہیاں اس سے زیادہ دنیا
ہوں۔ جب وہ کسی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو جب تک وہ کر
نہ لے تو میں اس کے ارادے کے معاف کرتا رہتا ہوں۔

جب وہ برائی کر لیتا ہے تو اس کو برابر لکھتا ہوں۔ فرشتے

کسی بندے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ
اے اللہ! یوں تو برائی کا ارادہ کیے ہوئے ہے، برائی کرنا چاہ
رہا ہے۔ اس پر حدیث کے الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں
سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ اس پر لکھا رکھو اگر کیر کر لے تو اس کے بعد اس کو لکھو اور
اگر یہ میری جزا کی امید میں اور میرے خوف سے اس برائی کو
چھوڑ دے تو پھر اسے تنکی کے طور پر لکھ لو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی
خاطر کسی برائی کو چھوڑ دیا بذات خود ایک تنکی ہے۔

اجر حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ

کے ہاں وہ تنکی مقبول بھی ہو۔ لہذا میں دیکھا ہو گا کہ تنکی
کی مقبولیت کی کیا شرائط ہیں؟ تنکی کی مقبولیت کی شرائط اُول
ایمان ہے۔ کافر اور مشرک بھی بعض اوقات تنکی کا کام
کرنے میں گرانی کی وہ تنکی قبول نہیں ہوتی۔ سورۃ البقرہ
آیت 177 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”تنکی بھی نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق اور مغرب کی
طرف پھیردو بلکہ تنکی تو اس کی ہے جو ایمان لائے اللہ پر
یوم آخرت پر فرشتوں پر کتاب پر اور نبیوں پر سارو وہ
خرج کرے مال اس کی محبت کے باوجودہ“ قربت داروں
تھیوں، مجاہوں، مسافروں اور ماننے والوں پر اور گرونوں
ہے۔ اصل پہنچانی قلب کی پہنچی ہے۔ اصل اندھاپن قلب
کے چڑائے میں۔ اور قائم کرے نماز اور ادا کرے
زکوٰۃ۔ اور جو پورا کرنے والے ہیں اپنے چہرے جب کوئی
اللہ تعالیٰ کے پاس قلب سیم لے کر آئے گا۔ اصل چیز

”اور اللہ تعالیٰ بڑھا چھا کر دے گا جس کے لیے چاہے گا
اور اللہ تعالیٰ بڑی و سمعت والا اور سب کچھ جانتے والا ہے“
یہیکی حفاظت کرتا:

صرف نیک کام کرنا یعنی کافی نہیں بلکہ اس کی
حفاظت کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ بات قرآن مجید نے
بہت اچھی طرح واضح کر دی ہے۔ کہ کسی کا کوئی نیک عمل
ضائع نہیں ہو سکتا۔ الیا یہ کہ وہ اس کو خود اپنے ہاتھوں بردا
کر دے۔ خود ہی کو ان کو دے اور اس میں گرجائے۔
جیسا کہ اس آیت 262 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”جو لوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں اللہ کرہ میں“ پھر
جو کچھ وہ خرچ کرتے ہیں اس کے بعد نہ تو احسان جاتے
ہیں اور نہ تکلیف پہنچاتے ہیں، ”ان کا اجر آن کے رب
کے پاس محفوظ ہے۔ اور نہ تو ان کے لیے کوئی خوف ہو گا
اور نہ وہ کسی رنج و خم سے دوچار ہوں گے۔“

یعنی یہی تو کی مگر جس کے ساتھ یہی کی اس پر
اپنا احسان بھی جتنا دیا، اس کو طبعی بھی دے دیا یہیکی میں
اخلاص نہ باس میں ریا کاری شاہی ہو گئی تو گویا اس نے
یہیکی کو خود اپنے ہاتھوں بردا کر دیا۔

حضرت ابو یہرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ مفلس
کون ہوتا ہے؟“ صاحبہ کرام حفظہ اللہ علیہ سے جواب دیا: ”تم
میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی روپیہ بیسہ اور
ساز و سامان نہ ہو۔“

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میری امت کا
مفلس وہ ہے جو رقمیات کے دن بزار، روزہ اور زکوٰۃ جیسے
اعمال لے کر آئے گا۔ تاہم اس نے کسی کو گالی دی ہو گی،
کسی پر تھہٹ دھری ہو گی، کسی کامال (ناحق) کا یا ہو گا اور
کسی کا خون پڑایا ہو گا اور کسی کو مارا ہو گا۔ چنانچہ اس کی
یہیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گے۔ پھر اگر اس کی
یہیکیاں ختم ہو گیں اور اس پر واجب الاداء حقوق ابھی باقی
رہے تو ان لوگوں کے لئے کاماتے کر اس کے کھاتے میں ذال
دیے جائیں گے پھر اسے جنم میں پہنچ دیا جائے گا۔“
(رواه مسلم)

گویا یہیک کام کرنے کے ساتھ یہیکیوں کی
حفاظت بھی کرنی ہے۔ وہ حفاظت اسی طرح ہو سکتی ہے
کہ تم کسی کا دل نہ کھا گیں، کسی کا ناچاق مال نہ کھائیں،
ابنی زبان کی حفاظت کریں اور لوگوں کے واجب الاداء
حقوق بھی ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

کرنا ہے اور پھر اس میں بافضل جدوجہد کرنا، تن من دھن
لگانا یہ سب سے بڑی یہیک ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر تم
میرے وفادار ہو تو طاغوت کے کیسے وفادار ہو گئے گے یہ دو
باتیں تو اکٹھی ہیں ہو سکتیں۔

سورہ البقرہ کی آیت 256 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”فَتَنَّ يَكْفُرُ بِالْقَاتِلَغَوْتٍ وَّتَنَوْمَنْ يَلْهُو“
”تو جو کوئی بھی طاغوت کا اکٹا کرے اور پھر اللہ تعالیٰ پر
ایمان لائے۔“

گویا پہلے طاغوت کا کفر اور اکٹا کرے اور پھر اللہ پر
ایمان کا مرحلہ ہے۔

یعنی اللہ کے دین کے خلاف ہونے والی بغاوت کو
روکنے کا ارادہ کرنا کم سے کم یہیکی ہے اور بہترین یہیکی یہ
ہو گی کہ اپنا سب کچھ تن، من، من، من رہا میں قربان کر
دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ یہیکیوں کا ارادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے
اور خاص طور پر تم طاغوت سے بغاوت اور اللہ کے نظام کو
قام کرنے کی جدوجہد کا ہم سہ صرف ارادہ کریں بلکہ اس
پر عمل کا رہن بھی ہو جائیں۔ آئین یارب العالمین

کے دین کے خلاف ہونے والی بغاوت کو روکنے کا ارادہ

تختیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

شمارہ جنوری 2024ء
جنادی الآخری ۱۴۴۵ھ

مایہتہ میشاق الحسن داکٹر احمد رضا

مشموعہ

ایوب بیگ مرزا

☆ تا خلافت کی پناہ نیما میں ہو پھر استوار
پروفیسر محمد یوسف جنوجوہ

☆ فریضہ اقامت دین: اسلاف کی نظر میں
مولانا خان بہادر

☆ اتباع نبی ﷺ اور معاشرے کی ترقی
مولانا عبدالستین

☆ لقمان حکیم کی وصیتیں
مقصود احسن فیضی

☆ سقطی خلافت اور ترکی میں احیاء اسلام کی کوششیں
فرید بن مسعود

☆ پاکستان اور افغانستان
تختیم اسلامی

☆ ہوتا ہے جادہ پیاپی پھر کارواں ہمارا!
مرتضی احمد اعوان

☆ مختزم داکٹر احمد رضا کا ”میان القرآن“ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے!

☆ صفحات: 84 ☆ قیمت فی مالہ: 50 روپے ☆ سالانہ ریخواں احتساب: 500 روپے

مکتبہ خدا مام
القرآن لالصور
کابل، افغانستان
36

مدد و رہنمائی
نداشت خلافت لاہور

19 25 مارچ 1445ھ / 28 جنوری 2024ء

ضرورت رشتہ

لاہور، شاہدرب میں تین میونس اور دو ٹکٹک فیلی کو اپنی
تینی، 28 سال، قلمی ماہر ز پلک اپنے پڑھیر، بجا جاب،
صوم و صلوٰۃ کی پانڈ کے لیے دینی مراجع کے حال،
تعلیمی نتائج، باکروں، لاہور کے رہائشی بارے ہے۔
بائی رابط: 0340-4657742

امیریم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(۱۴) 20 دسمبر 2023ء

بھارت (۱۴ دسمبر) کو صحیح ۹ بجے مجلس عالمی تحریک خلافت کے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد ازاں مرکزی اسرہ کے اجلاس میں ہڑکت کی۔

جمعہ (۱۵ دسمبر) کو آن اکیڈمی لاہور میں اجتماع جو حصے تقطیب کیا۔ بعد نماز صور پر نس کلب میں پرنس کانفرنس کی۔
بخت (۱۶ دسمبر) کو توسمی عامل دین ہن فرشتے اجلاسوں میں ہڑکت کی۔

اور (۱۷ دسمبر) کو گرد ڈائیکٹر اسکار کی نزد صدر گول چک، لاہور میں ہڑکت کی اور صدارتی خطاب کیا۔ بعد نماز عکبر سُکھرات روائی ہوئی۔ وہاں پر خڑکے حوالے سے متعلقہ اجلاس کی صدارت کی۔ ایک مقامی حالت دین اور جماعت اسلامی کے ذمہ دار نے بھی گنگوہی رفتہ کی حاضری بھی آئندی رہی۔

یہ (۱۸ دسمبر) کو تینی کشمکش کے اجلاس میں ہڑکت کی جو نماز تہreek جاری رہا۔ رات کراچی داہی ہوئی۔
منگل (۱۹ دسمبر) کو معمول کی مصروفیات رہیں۔

پنجھ (۲۰ دسمبر) کی شام کو مولانا طارق جیل صاحب کراچی آئے ہوئے تھے۔ ایک روش عظیم کے احباب کے ذریعہ ان سے ملاقات رہی۔ جس میں ان کے صاحبوں اور کے اقبال کے خالے سے تعریف بھی متصود تھی۔ حاج ناظم احمدی جنوبی پاکستان انجمن تحریک نہمان اختر صاحب بھی ساتھ تھے۔ ساتھ طارق سعید بھی تحریک لائے ہوئے تھے۔
نائب امیر سے مسلسل آن لائن راہنماء رہا۔

اشتہار دینے والے صدراں توٹ کر لیں کہ اولادہ ہذا
صرف اعلانی روں لدا کرے گا اور رشتہ کے حوالے
سے کسی حکم کی ذمہ داری قول نہیں کر سکے۔

دعاۓ مفترت اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ

☆ سرگودھا شرقی کے ملتم رفیق محرم رفیق دو گر کی
والدہ وفات پائیں۔

برائے تحریت: 0301-6749293

☆ حلقہ لاہور شرقی کے ملتم رفیق احمد محمود کے والد
وفات پائے۔

برائے تحریت: 0321-4841367

☆ سرگودھا شرقی کے ملتم رفیق محرم حافظ عبد اللہ کا میں
حافظہ مذہب وفات پائیں۔

برائے تحریت: 0301-9723094

☆ اللہ تعالیٰ حرمین کی مفترت فرمائے اور
ہس مانگان کو صبر جیل کی تولیت دے۔ قارئین سے بھی
ان کے لیے دعاۓ مفترت کی اہل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْلِظْنَاهُ وَ ازْعَمْنَاهُ وَ اكْجَلْنَاهُ
لِيَأْتِيَنَا بِكَ وَ حَاسِبْنَاهُ حَسَابًا يُبَيِّنُوا

شیخ سعدیؒ نے فرمایا

آپ کے اخلاق کی قدر بھی لوگ

اس وقت کریں گے

جب آپ کے پاس دولت اور طاقت ہو

غیریں کتنا ہی فوٹ اخلاق ہو لوگ

اس کے اخلاق کو اس کی مجبوری سمجھتے ہیں

”جو لوگ سود کھاتے ہیں نہیں کھرے ہوں گے (قیامت کے روز)“ مگر جس طرح ایسا غص کھرا

ہوتا ہے جسے شیطان نے پٹ کر خلیل بنادیا ہو۔ یہ اس لیے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ کچھ بھی تو رہا کے مل

ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حق کو حلال کیا ہے اور ربا کو حرام قرار دیا ہے۔ پس جس کو اس کے درب کی طرف

سے صحبت بھی اور وہ بازاً گیا تو جو کچھ پہلے لے لیا ہے وہ اس کا ہوا۔ اور اس کا معاملہ اللہ کے حوالے

ہے اور جو شخص پورہ رہا کی طرف لوٹا تو یہ لوگ دو ذمی ہیں اس میں بھی شر ہیں گے۔ اللہ رہا کو مٹاتا ہے اور
صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر کافر گنہگار کو کوئی پسند کرتا ہے۔“ (ابقر: 274-276) (جاری ہے)

بکوالہ: ”اندیا سود کا اقدم اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال“ از حافظ عاطف وحدی

آہ! فیدرل شریعت کوثر کے سود کے خلاف فیصلہ کو 615 دن گزر چکا!

The senior representative of Hamas and spokesperson of Hamas in Western Asia and Pakistan, **Dr. Khalid Qadomi**, in his speech, said that Dr. Israr Ahmed (RAA), is also a benefactor of the entire Muslim Ummah in that sense too that he uncovered the history of Al-Aqsa and the Zionists' sinister agenda in front of the masses. 7 October 2023, is a monumental day in Palestinian history, a day when the Palestinian public rose up against 75 years of oppression and persecution and dealt a crushing blow to Israel, humiliating its false image of being invincible. He said that the Al-Aqsa Storm has proven that even today, through the power of faith and trust in Allah (SWT), oppressive forces equipped with modern technology and weaponry can be openly challenged. Masses around the world are raising their voices for the Muslims of Palestine. Protests are ongoing against Israeli brutality in both Muslim and non-Muslim countries. However, it is saddening that leaders of Muslim nations are unable to even openly raise their voices for the oppressed Palestinians, much less extend any form of practical aid. Egypt's Rafah border still remains effectively closed. The need of the hour is that all Muslim nations unite and assist the Palestinian Muslims and Hamas Mujahideen on a political and diplomatic level, at the very least. Addressing the seminar, the Markazi Nazim Nashr o Ishaat of Tanzeem-e-Islami, **Ayub Baig Mirza**, said that the Palestine issue and the matter of Al-Aqsa's sanctity is a central link in the final clash between the former Muslim Ummah and the present one. The reality is that Jews today are following the footsteps of Satan and are adamant on rebellion and transgression against Allah (SWT). In their jealousy of the Muslims, they are subjecting Palestinian Muslims to the worst form of brutality, while for the future, their crosshairs are set on other Muslim countries. From the Jewish viewpoint, ever since the creation of Israel, an Islamic nuclear-equipped Pakistan is the biggest roadblock in the advancement of the plan for the formation of Greater Israel. The ambition of a Greater Israel was proposed almost a century and a half ago by Zionist elders, and there has been no change to this objective whatsoever. The fact of the matter is that due to their incompetence, negligence and cowardice, Muslims suffered a disgraceful defeat at the hands of Israel in 1967. It is now incumbent upon the entire Muslim Ummah, including Pakistan, to quit mere lip service, and stop Israel's hand by practically entering the fray, otherwise, global peace will be compromised.

Addressing the seminar, the Director of Foreign Affairs of Jamaat-e-Islami, **Asif Luqman Qazi**, said that the world is witnessing history being written in Gaza, and that these events will eventually shape the course of history. The Palestinian nation, victimized by Zionist brutality for the past 75 years, in a display of immense bravery and courage, is challenging Israel, which has complete support of the oppressive system of the West. On the other hand, children of Palestine are fearlessly proclaiming that Allah (SWT) is sufficient for them. All international standards of human rights are being violated in Gaza, while the leaders and powerful classes of the Muslim Ummah remain silent spectators. He raised the question that the Prime Minister of Pakistan, followed by the Army Chief on his visit to the US, presented the two-state solution after consultation on which forum? The reality is that even before 7 October, the Israeli oppression of Palestinian Muslims was nonstop, while the entire world was spectating, moreover, certain key Muslim countries were taking steps towards establishing relations with Israel. Muslim countries that have had ties with Israel in the past have faced only detriment because of them. Our leaders and influential class must remember that they have to answer for each and every one of their actions and decisions in front of Allah (SWT) on the Day of Judgement.

Renowned columnist, **Sajjad Mir**, said that large demonstrations have been carried out in the US and western countries against Israeli oppression and for the rights of Gaza's Muslims, but no public demonstration of that scale has been seen in Pakistan. He said that through the "Humrat-e-Masjid-e-Aqsa Aur Hamari Zimedari" campaign and by organizing a seminar on this topic, Tanzeem-e-Islami is fulfilling the obligation which falls upon the shoulders of Pakistan's Muslims as well as the entire Muslim Ummah on their behalf. He questioned that how come there is no trace of the military alliance encompassing 39 Muslim countries which was formed a few years ago, of which a former Army Chief of Pakistan was made the head. He emphasized that every individual must realize his responsibility.

Addressing the seminar, spokesperson of the Ex-Servicemen Society, **Brig. R. Javed Ahmed**, said that leaders of Muslim countries must take practical steps for resolving the Palestine and Kashmir issues. He posed the question that when we will not aid the Muslims of Palestine, how will we move towards solving the Kashmir issue? The senior Rafique of Tanzeem-e-Islami, **Abdur Razzaq**, was the stage secretary of the event. The Ameer of Halqa Lahore Sharqi of Tanzeem-e-Islami, **Noor Al-Wara**, recited the Holy Quran at the beginning of the program. **Shafique Baig Chughtai** offered Naat. During the program, **Sohail Mirza** dedicated poetry to the Muslims of Palestine.

Issued by:

Raza-ul-Haq

Naib Nazim Shoba Nashr o Ishaat

Tanzeem-e-Islami Pakistan



TANZEEM-E-ISLAMI

PRESS RELEASE: 18 December 2023

"Political and military leaders of Muslim countries must militarily assist Palestinian Muslims alongside diplomatic, political and economic support." (Shujauddin Shaikh)

"The Al-Aqsa Storm has proven that even today, through the power of faith and trust in Allah (SWT), oppressive forces equipped with modern technology and weaponry can be openly challenged." (Dr. Khalid Qadomi)

"The world is witnessing history being written in Gaza, and the children of Palestine are fearlessly proclaiming that Allah (SWT) is sufficient for them." (Asif Luqman Qazi)

"In order to further and ultimately fulfill their agenda of a Greater Israel, Zionists will target other Muslim countries after Gaza." (Ayub Baig Mirza)

"Through the "Hurmat-e-Masjid-e-Aqsa Aur Hamari Zimedari" campaign and by organizing a seminar on this topic, Tanzeem-e-Islami is fulfilling the obligation of Jihad which falls on the shoulders of Pakistan's Muslims as well as the entire Muslim Ummah on their behalf." (Sajjad Mir)

"Muslim leaders must take practical steps instead of mere sermons regarding the Palestine and Kashmir issues." (Brig. R. Javed Ahmed)

**(“Lahoo Lahoo Falesteen Aur Masjid-e-Aqsa Ki Pukaar”,
a seminar under the aegis of Tanzeem-e-Islami)**

Lahore (PR): A seminar bearing the topic, "Lahoo Lahoo Falesteen Aur Masjid-e-Aqsa Ki Pukaar" was organized under the aegis of Tanzeem-e-Islami on 17 December, 2023, in Grand Empire Marquee, Lahore. In his keynote address, the Ameer of Tanzeem-e-Islami, **Shujauddin Shaikh**, said that the Palestine issue relates to the entire Muslim Ummah. The reality is that the Mujahideen of Hamas are presently fighting a war for the protection of the Al-Aqsa Mosque and the survival of the Muslim Ummah against disbelieving oppressors. The Palestine issue holds immense religious and historical significance. Ongoing Zionist oppression over the past 75 years can in no way be forgotten. Israel's brutality in Gaza since 7 October, 2023, is such that innocent women, children and the elderly are being martyred through nonstop bombing. The West, spearheaded by the US and Britain, is standing shoulder-to-shoulder with Israel in this genocide of the Palestinian Muslims, and is equally responsible for Israel's crimes against humanity. He said that does the civilian and military leadership of the Islamic Republic of Pakistan not know that soon after the creation of Pakistan, its policy regarding Israel was firmly established on fundamentally religious grounds as per the statements of Quaid-e-Azam. According to that policy, entertaining the idea of a two-state solution is equivalent to recognizing the illegitimate Zionist state and rebellion against Allah (SWT). He said that the steadfastness of the Palestinian Muslims is in reality a result of immovable faith and trust in Allah (SWT). Political and military leaders of Muslim countries must militarily assist Palestinian Muslims alongside diplomatic, political and economic support. This is an inevitable consequence of our honor based on faith.

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

ACEFYL

SUGAR FREE
COUGH
SYRUP

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
کھانسی کاشربت
شوگرفری
میں بھی دستیاب ہے

پر قسم کی کھانسی میں
یکسان مفید

